بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 47 | 9 تا 15 ربیع الاول ۱۴۳۸ھ 9 تا 15 دسمبر 2016ء | شمارہ: 47



نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ تمام جہانوں کے لیے سراپا رحمت!

دینِ اسلام کی دعوت

قول و عمل اور حکمت کے ساتھ

موزوں پر مسح

احکام و مسائل

شریعت کے آئینے میں

کراماتِ اولیاء

اولیاء الرحمٰن کی کرامات اور شیطانی شعبدہ بازی!

قرآن و سنت کی روشنی میں



دورانِ احرام نکاح...؟!



مزاروں کے در و دیوار کو چومنا...؟!



تعویذات میں حروف ابجد کا استعمال...؟!



درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

معزز کون؟

ارشاد باری ہے: ﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّن ذَكَرٍ وَّأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات: 13)

''اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا ہے اور پھر تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنا دیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک تم میں سب سے زیادہ معزز اللہ کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔''

برداری، خاندان اور قوموں کی بنیاد پر انسان نے آج تلواریں نیام سے نکال رکھی ہیں اور معزز و محترم بننے کے دنیاوی اور مادیت پرستانہ اصولوں نے انسان کو اپنے ہی بھائی اور اپنے ہی قبیلہ کے افراد کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ لیکن اگر انسان اپنے خالق و مالک کی ابدی ہدایت اور کتاب روشن سے رہنمائی لے کر اس دنیا میں زندگی گزارنے کا عزم مصمم کرے تو یہ معاشرہ امن، محبت اور اخوت کی کا گہوارہ بن جائے۔ اس صورت میں وہ جان جائے گا کہ قبائل و اقوام اور خاندان و برادری کی تقسیم کا مقصد کیا ہے؟ عزت و توقیر اور احترام و وقار کے ان مصنوعی اصولوں میں سوائے حقوق کی پامالی اور ظلم و ستم کے کچھ نہیں، جبکہ فی الحقیقت معزز و محترم وہ ہے جو اپنے دل میں اللہ کی محبت اور اللہ کا خوف سمیٹے ہوئے ہے اور اپنے اوپر تقوی کا لباس اوڑھے ہوئے ہے:

﴿يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ﴾ (الأعراف: 26)

''اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا کیا جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقوی کا لباس اس سے بھی بڑھ کر ہے۔''

اقوام ماضی نے بھی جب آسمانی اصولوں کو پس پشت ڈالا اور شیطانی شکنجے میں جکڑے گئے تو ذلت و رسوائی اور بدامنی ان کا مقدر ٹھہری، لیکن اگر وہ اللہ کے اصولوں کو اپناتے تو فراوانی نعمت اور خوشحالی سے ہمیشہ لطف اندوز ہوتے:

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ﴾ (المائدۃ)

''اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور تقوی اختیار کرتے تو ہم ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دیتے اور اور ہم انہیں راحت و آرام کی جنتوں میں لے جاتے۔''

اللہ کی معیت کا اعزاز بھی صاحب تقوی کو حاصل ہوگا اور اس اعزاز سے بڑھ کر اور اعزاز کیا ہو سکتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ﴾ (النحل)

''یقین مانو! اللہ تعالی پرہیز گاروں اور حسن سلوک اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔''

مسلمانوں کو جان لینا چاہیے کہ تقوی، نیکی اور حسن سلوک ہی اللہ کی رحمت حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے جبکہ اس کے بغیر دنیا میں بھی ذلت ہے اور آخرت میں بھی ناکامی سے دوچار ہونا پڑے گا۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

بدعات سے بچیں

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا".] (رواہ مسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا۔ روز قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔'' (مسلم)

مسلمانوں کے لیے اللہ کریم نے جمعہ کا دن عبادت کے لیے خاص فرمایا جبکہ یہود و نصاری کے لیے ہفتہ اور اتوار کا دن عبادت کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ وہ زمانے کے اعتبار سے ہم سے پہلے تھے مگر اللہ نے مسلمانوں کو ان پر سبقت عطا فرمائی کہ ان کے لیے جمعہ کا دن عبادت کے لیے مخصوص فرمایا۔ اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ امت محمدیہ ان سب سے پہلے جنت میں جائے گی۔

جمعہ کے دن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اس دن کی پانچ خوبیاں ہیں: پہلی خوبی یہ کہ اللہ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو اس دن پیدا فرمایا۔ دوسری خوبی یہ کہ اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا۔ تیسری یہ کہ اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا۔ چوتھی یہ کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص وقت متعین کر رکھا ہے اس گھڑی انسان جو بھی دعا کرے قبول ہوتی ہے۔ اور پانچویں یہ کہ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔''

بعض روایات میں یوں ہے کہ ''جمعہ کے دن ہی صور پھونکا جائے گا اور قیامت بپا ہو جائے گی۔ اسی دن دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو لوگ زندہ ہو کر اپنے رب کے سامنے پیش ہوں گے۔'' اس دن کی گھبراہٹ کا یہ عالم ہوگا کہ اللہ کے مقرب فرشتے، آسمان و زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر کانپ رہے ہوں گے اور ہر جمعہ کے دن قیامت سے خائف ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔''

درود ابراہیمی پڑھنا چاہیے وہی درود مسنون ہے۔ خود ساختہ درود پڑھنے سے گریز کیا جائے۔ جمعہ کے دن درود ابراہیمی کی تلاوت کے علاوہ سورہ کہف کی تلاوت کرنا بھی مسنون عمل ہے۔ ساتھ ہی اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے کہ معلوم نہیں کس جمعہ کو قیامت قائم ہو جائے۔ قیامت کے دن سے خوف کا مقصد یہ ہے کہ انسان سمجھ لے کہ میں نے ایک دن اپنے رب کے سامنے پیش ہونا ہے۔

جنرل راحیل شریف الوداع

میاں محمد نواز شریف کو اپنے مختلف ادوارِ حکومت میں پانچ آرمی چیف تعینات کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ ۱۹۹۱ء میں جنرل آصف نواز جنجوعہ' ۱۹۹۳ء میں جنرل وحید کاکڑ' ۱۹۹۹ء میں جنرل پرویز مشرف' ۲۰۱۳ء میں جنرل راحیل شریف اور اب ۲۰۱۶ء میں جنرل قمر جاوید باجوہ کو آرمی چیف مقرر کر دیا ہے۔ جنرل راحیل شریف آج (۲۹ نومبر) کو اپنے عہدے سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ انہوں نے نئے آرمی چیف کو چارج دے دیا ہے۔ پاکستان کے مایۂ ناز سپوت' پاک فوج کے سابق سربراہ جنرل راحیل شریف جن کا خاندان بڑے فوجی اعزازات کا حامل ہے۔ ان کا دور' قانون کے مطابق' اعلیٰ روایات' سنہری باب رقم کرنے اور گرانقدر خدمات کے ساتھ مکمل ہوا ہے۔ انہوں نے اپنے دور میں بڑی عزت کمائی اور ملک میں ان کی بڑی عزت ہے۔ صدر مملکت جناب ممنون حسین اور وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے ان کے اعزاز میں شاندار تقاریب منعقد کر کے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اس موقعہ پر (۲۴ نومبر) جنرل صاحب نے کہا کہ بھارت کی جانب سے سرجیکل سٹرائیکس کے دعویٰ کو جھوٹا ڈرامہ' قرار دیتے ہوئے خبردار کیا کہ اگر ہم نے سرجیکل سٹرائیک کی تو بھارتی نصاب میں اپنی آئندہ نسلوں کو پاک فوج کے قصے پڑھائے جائیں گے۔ پاک فوج کے جوان بھارتی فوج کو سبق سکھا سکتے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف لڑنے والی پاک فوج دنیا کی مضبوط ترین فوج ہے۔ جس نے دہشت گردی کا ناسور ہمیشہ کے لیے دفن کر دیا ہے۔ جنرل راحیل نے کہا کہ انہوں نے اپنے دور میں پاک فوج کا مورال بلند کیا اور وہ چاہتے ہیں کہ فوج اور عوام کے درمیان رشتہ برقرار اور مضبوط رہے۔ انہوں نے پشاور کے دورہ میں کہا کہ میرا جینا میرا مرنا ملک کے لیے ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگی شہداء کے لواحقین کے لیے وقف کرتا ہوں۔ ان لواحقین کے لیے فاؤنڈیشن بناؤں گا۔ ضرب عضب آپریشن کی وجہ سے قبائلی علاقوں میں امن قائم ہو گیا ہے۔ سوات صحیح معنوں میں پر امن علاقہ اور سیاحوں کے لیے سیر وسیاحت کا خوبصورت موقع فراہم کرتا ہے۔

الوداعی عشائیہ میں اپنے خطاب میں وزیر اعظم نے کہا کہ تقریب کا مقصد آرمی چیف کی شاندار خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا ہے۔ جنرل راحیل کا خاندان ملک کی دفاعی خدمات کے حوالہ سے جانا جاتا ہے۔ جنرل راحیل شریف کو غیر معمولی قابلیت کی بنا پر آرمی چیف مقرر کیا گیا تھا اور راحیل شریف نے محنت اور لگن سے خود کو بے مثال سپہ سالار ثابت کیا۔ راحیل شریف کی قیادت میں فوج نے دہشت گردوں کو ہر محاذ پر شکست دی۔ ہم نے ان کے مشوروں کو ہمیشہ اپنایا اور مستقبل میں بھی ان سے مشاورت کرتے رہیں گے۔ جنرل راحیل نے بھی میاں نواز شریف کا شاندار الفاظ میں خراج تحسین پر شکریہ ادا کیا۔ تقریب کے اختتام کے ساتھ ہی ہال تالیوں سے گونج اٹھا' تمام شرکاء نے کھڑے ہو کر آرمی چیف کو خراج تحسین پیش کیا۔ وزیر اعظم اور جنرل راحیل شریف کی بارہ منٹ تک باہمی ملاقات بھی ہوئی۔ آرمی چیف نے اس موقع پر نئے آرمی چیف کے حوالے سے مشورے دیئے۔ جنہیں وزیر اعظم نے غور سے سنا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آج کا پاکستان ۲۰۱۳ء کے مقابلہ میں زیادہ محفوظ اور مضبوط ہے۔ جنرل راحیل نے وزیر اعظم سے ہاتھ ملایا اور حمایت کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

باخبر لوگ جانتے ہیں کہ جب جنرل راحیل نے پاک فوج کی کمان سنبھالی تو ملک میں دہشت گردی کے سائے بہت گہرے ہو چکے تھے۔ ملک میں عدم تحفظ کا احساس بڑھ رہا تھا اور لوگ ملک کی تباہی پر بے حد پریشان اور مایوسی کا شکار تھے۔ سکول' مساجد' ہسپتال' عبادتگاہیں اور بازار محفوظ نہ تھے۔ کراچی جو روشنیوں کا شہر تھا ہر روز

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
عمل اور دعوت کے ذریعے دین (خطبہ حرم)	6
ذکرِ مصطفیٰ ﷺ	10
پیارے نبیؐ کی پیاری وصیتیں	15
موزوں پر مسح	16
کرامات اولیاءؒ	17
ذمہ داری کی شرعی بنیادیں	19
یادرفتگان (چوہدری عبداللطیف)	21
طب وصحت	22
اخبار الجماعہ	24

ادارے سے جملہ خط و کتابت پتہ مع فون نمبر اور ترسیل زر منیجر کے نام ہونی چاہیے

پتہ ہفت روزہ "اہلحدیث" چوک اہلحدیث
(المعروف بتی چوک) 106 راوی روڈ لاہور 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
E-mail. weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ زرتعاون بھیجنے کے لیے
میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

بدل اشتراک
سالانہ 600/- روپے
ششماہی 350/- روپے
بذریعہ وی پی 650/- روپے
بیرونی ممالک سے 6000/- روپے
فی پرچہ 20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے لئے "السٹر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

بے شمار لوگ قتل ہو جاتے تھے۔ قبائلی علاقوں پر دہشت گردی کا راج تھا۔ جنرل راحیل نے نہ صرف ضرب عضب آپریشن کا آغاز کیا بلکہ نیشنل ایکشن پلان بھی ترتیب دیا تا کہ دہشت گردی کا مکمل خاتمہ کیا جا سکے۔ جہاں کہیں بھی دہشت گردی کا واقعہ ہوتا جنرل راحیل فوراً جائے سانحہ پر پہنچ جاتے۔ خدا کا شکر ہے اب تو دہشت گردوں اور ان کے مدد گاروں کی کمر ٹوٹ گئی ہے اور ملک میں امن وامان کی صورت بہت بہتر ہے۔ ہمارا ازلی دشمن کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری پر مسلسل اشتعال انگیز فائرنگ سے باز نہیں آتا۔ اسی طرح ''سی پیک'' منصوبہ جو پاکستان کے لیے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ بھارت نہیں چاہتا کہ یہ منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے۔ جنرل راحیل نے کہا تھا کہ اس کی تکمیل کو کوئی نہیں روک سکتا۔ پھر پانی کم کر کے ہماری زراعت کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک کے تمام ادارے اپنے اپنے مقام پر ملک وملت کی خدمت کا فریضہ انجام دیں۔ خوشی کی بات ہے کہ ملک کے اداروں نے اپنے اپنے آئینی دائرے میں کام کیا۔ اس طرح جنرل راحیل کا دور بڑی خوش اسلوبی اور وقار کے ساتھ مکمل ہوا اور فوج نے بڑی کامیابیاں حاصل کیں۔ ہمیں امید کامل ہے کہ نئے آرمی چیف جنرل قمر جاوید باجوہ ایسی ہی صحتمند پالیسیوں پر گامزن ہوں گے اور جنرل راحیل کے مشن کو آگے بڑھائیں گے۔ ملک کا ہر فرد آرمی کے ساتھ ہے۔ ہم جنرل راحیل شریف کو الوداع اور جنرل قمر جاوید باجوہ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

تمام اداروں کا آئینی حدود میں کام کرنا خوش آئند ہے۔ امیر محترم

لاہور()امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ میرٹ پر سیاسی وعسکری اقتدار کی منتقلی مضبوط جمہوریت کی علامت ہے۔ جمہوری نظام کے استحکام کے لیے اداروں کا آئینی حدود میں رہ کر کام کرنا خوش آئند ہے۔ دھرنوں کے ذریعے منفی سیاست کرنے والوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی دفتر میں علما وشیوخ کے مختلف وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مفاد پرست ٹولے اور غیر جمہوری سوچ رکھنے والے عناصر نے افواہ سازی کا بازار گرم کرنے کی بڑی کوشش کی مگر انہیں کامیابی نہیں ملی۔ سول اور عسکری قیادتوں میں آرمی چیف کی فعالیت کا پراپیگنڈا کر کے غلط فہمیاں پیدا کرنے والے بھی ناکام رہے۔ سول اور عسکری قیادت ایک صفحے پر کھڑی رہیں۔ امید ہے کہ نئے آرمی چیف بھی اپنے پیش رو کے نقش قدم پر چلیں گے۔ دریں اثنا پروفیسر ساجد میر نے بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کی طرف سے پاکستان کو صحرا میں تبدیل کرنے کی دھمکی پر اپنے ردعمل میں کہا کہ مودی نے دھمکی دے کر سندھ طاس معاہدہ ہی سے نہیں بلکہ عالمی قوانین کی بھی کھلی خلاف ورزی کی ہے۔ عالمی برادری بالخصوص ورلڈ بنک کو اس کا نوٹس لینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ کشیدگی کے دوران بھارتی وزیراعظم نے پہلی بار اس معاہدے پر نظر ثانی کی بات کرتے ہوئے عملی اقدامات کی دھمکی دی ہے جو کھلی جنگ کی دھمکی اور علاقائی امن تباہ کرنے کی کوشش ہے اس کا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے۔ مودی سرکار کو پاک چین اقتصادی راہداری کا منصوبہ کسی طرح ہضم نہیں ہو رہا۔ وہ مقبوضہ کشمیر کی تحریک آزادی اور ملک کے اندرونی حالات سے حواس باختہ ہو کر وہ عالمی معاہدوں سے انحراف کی دھمکیوں اور اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہے۔ دوسری طرف بھارت افغانستان کے راستے دہشت گردی کر رہا ہے۔ ان حالات میں سیاسی وعسکری قیادت میں ہم آہنگی جمہوری اور اقتصادی مضبوطی کے لیے ناگزیر ہے۔

دعوت نامہ مشترکہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان وپنجاب کی کابینہ، مجلس عاملہ، ضلعی وشہری امراء وناظمین اور مبلغین کا مشترکہ اجلاس مؤرخہ ۱۱ دسمبر ۲۰۱۶ء بروز اتوار صبح ۱۰ بجے، زیر صدارت جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، مرکزی سیکرٹریٹ ۱۰۶ راوی روڈ لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ اراکین وقت مقررہ پر تشریف لا کر جماعتی وابستگی کا ثبوت دیں۔

ایجنڈا: (۱) حالیہ جماعتی کارکردگی (۲) تنظیمی امور (۳) تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ اور بہتری کے لیے تجاویز۔ (۴) دیگر امور بااجازت امیر محترم۔

نوٹ: اجلاس کا دعوت نامہ سپرد ڈاک کر دیا گیا ہے نہ ملنے کی صورت میں معزز اراکین اسی اطلاع پر اجلاس میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں۔ شکریہ! والسلام

(ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان)

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں ضلع خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 - 0300-4178626 Mob.:
ای میل: markaz.dirasat@gmail.com Email:

مزاروں کے در و دیوار کو چومنا

سوال میری ایک قبر کے مجاور سے بات چیت ہوئی تو اس نے کہا کہ جب بیت اللہ میں لگے ہوئے حجر اسود کو چوما جا سکتا ہے تو بزرگوں کی قبروں پر لگے ہوئے پتھروں کو کیوں نہیں چوما جا سکتا؟ اس کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی ڈالیں۔

جواب اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ قبروں پر عمارتیں تعمیر کرنا اور قبے بنانا ہی خلاف شرع ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانے' اس پر عمارت تعمیر کرنے اور اس پر (مجاور بن کر) بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم' الجنائز: ۲۲۴۵)

دوسری بات یہ ہے کہ حجر اسود قابل تکریم اس لیے ہے کہ یہ دنیاوی پہاڑوں کا نہیں بلکہ جنت سے آیا ہوا پتھر ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حجر اسود جنت کا پتھر ہے' یہ برف سے زیادہ سفید تھا لیکن ابن آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔'' (ابن خزیمہ: ج ۴' ص ۲۲۰)

نیز سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن حجر اسود کے دو ہونٹ اور زبان ہوگی اور جس نے اخلاص نیت سے اسے بوسہ دیا ہوگا اس کے متعلق یہ پتھر حق پر ہونے کی گواہی دے گا۔ (ابن خزیمہ: ج ۴' ص ۲۲۰)

تیسری بات یہ ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی صرف اتباع سنت کی نیت سے حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے۔ جیسا کہ ان کے متعلق حدیث میں ہے کہ وہ حجر کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر فرمایا: ''میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے' کسی کو نفع یا نقصان پہنچانا تیرے بس میں نہیں' اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔'' (بخاری' الحج: ۱۵۹۷)

اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ تمام مسلمان حجر اسود کو اتباع سنت کے جذبہ سے بوسہ دیتے ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبروں کی چوکھٹ' ان کی زمین اور ان کے در و دیوار کو بوسہ دینا' انہیں چومنا بدعت اور جہالت کے کام ہیں۔ اہل اسلام حجر اسود کی تعلیم بصورت استلام کرتے ہیں وہ صرف اس بناء پر ہے کہ مذہب اسلام کی حقانیت پر یہ پتھر ایک تاریخی شاہد عادل کی حیثیت رکھتا ہے جسے ہزاروں سال کے انقلابات ختم نہ کر سکے جبکہ یہ مرتبہ مزاروں پر رکھے ہوئے پتھروں کا نہیں بلکہ یہ تو سراسر شریعت کی خلاف ورزی ہے۔ واللہ اعلم!

تعویذات میں حروف ابجد کا استعمال

سوال ہمارے ہاں عامل حضرات عملیات والے تعویذات میں حروف ابجد کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ ہندسے اور حروف ابجد کیا ہیں اور انہیں تعویذات میں کیوں لکھا جاتا ہے؟ اس کی وضاحت کر دیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

جواب سفلی علوم میں حروف ابجد یعنی الف' با' تا اور ثا وغیرہ کے ہندسے نکالے جاتے ہیں' عاملین حضرات حروف استعمال کرنے کی بجائے ان ہندسوں کو استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ان حروف اور ان کے اعداد کا بطور تعویذ استعمال ہی خلاف شرع ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسی قوم کے متعلق فرمایا کہ جو کسی بھی مقصد کے لیے حروف ابجد کو استعمال کرتے ہیں اور ستاروں کی تاثیر کے پیش نظر انہیں دیکھ کر زائچے بناتے ہیں' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میرے یقین کے مطابق یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جن کا اللہ کے ہاں قیامت کے دن کوئی حق نہیں ہوگا۔'' (سنن الکبریٰ بیہقی)

عملیات والے اکثر طور پر لفظ بدّوح اور اس کے اعداد کو تعویذات میں استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے رجحان کے مطابق یہ شیطان کا نام ہے اور غیر اللہ سے مدد لینے کے لیے اسے تعویذات میں لکھا جاتا ہے۔ ایسا کرنا جادو کی ایک قسم ہے جو شرک باللہ پر قائم ہے کیونکہ جادو' شرک کے بغیر کوئی اثر نہیں کرتا۔ لفظ بدوح کے اعداد بیس (۲۰) ہیں کیونکہ ب کے دو' دال کے چار' واؤ کے چھ اور حا کے آٹھ عدد ہیں۔ ان کا مجموعہ ۲+۴+۶+۸=۲۰ ہے۔ عموماً ان کے حروف کو مربع شکل میں لکھا جاتا ہے جس کی صورت یہ ہے:

ب	د	و	ح
د	ب	د	و
و	د	ح	د
ح	و	د	ب

اور ان کے اعداد کو مربع اور مثلث شکل میں لکھا جاتا ہے۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ ہر طرف کے اعداد کو جمع کرنے سے ان کا مجموعہ بیس بنتا ہے جس کی صورت یہ ہے:

8	6	4	2
2	4	8	6
4	2	6	8
6	8	2	4

7	5	8
5	8	7
8	7	5

ہمارے نزدیک ایسے تعویذات جو حروف یا اعداد کی شکل میں ہوں' یہ تمام جادو کی اقسام ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ایسے نقش ہرگز عمل میں نہ لائیں کیونکہ یہ سب ایمان کے لیے زہر قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم!

دوران احرام نکاح کرنا

سوال کیا دوران احرام نکاح کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق وضاحت سے لکھیں کیونکہ کتب حدیث میں اس مسئلہ کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ محرم آدمی نکاح کر سکتا ہے جبکہ دوسری احادیث میں اس کی ممانعت بھی آئی ہے' اس کی وضاحت کریں۔

جواب اس مسئلہ کے متعلق امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں دو عنوان قائم کیے ہیں:

- باب تزویج المحرم (بخاری' الحج: باب نمبر ۱۲) باب نکاح المحرم (بخاری' النکاح: باب نمبر ۳۱) پھر انہوں نے ان عنوانات کے تحت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے بحالت احرام سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔'' بخاری' الحج: ۱۸۳۷..... بخاری' النکاح: ۵۱۱۴

امام بخاریؒ کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں محرم آدمی نکاح کر سکتا ہے جبکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ محرم انسان نہ نکاح کرے نہ نکاح کروائے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے۔ (مسلم' النکاح: ۳۴۴۶)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم انسان کو حالت احرام میں نکاح کرنے کی اجازت نہیں۔ ہمارا رجحان بھی یہی ہے کہ محرم آدمی نکاح نہیں کر سکتا' اس موقف کی تائید سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے اپنے بیان سے بھی ہوتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا تو اس وقت ہم دونوں حالت احرام میں نہیں بلکہ حلال تھے۔ (ابوداود' المناسک: ۸۴۳)

اس صراحت کے پیش نظر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کی دو تاویلیں کی جاتی ہیں:

- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان وہم پر مبنی ہے جیسا کہ سیدنا سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وہم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا تھا۔ (مسند امام احمد: ج ۶' ص ۳۳۲)
- جب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو علم ہوا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ محرم تھے۔ انہوں نے اپنے علم کے مطابق کہہ دیا کہ آپ نے حالت احرام میں نکاح کیا۔

بہرحال ہمارے نزدیک محرم آدمی کے لیے نکاح کرنا یا نکاح کروانا جائز نہیں' جیسا کہ احادیث میں اس امر کی صراحت موجود ہے۔ اس بناء پر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ روایت مرجوح یا قابل تاویل ہے۔ واللہ اعلم!

نوٹ: امام بخاری کے نزدیک بھی نکاح سے مراد صرف عقد کرنا ہے کیونکہ دوران احرام مباشرت کرنے سے حج یا عمرہ فاسد ہو جاتا ہے۔

حائضہ عورت کے لیے طواف وداع

سوال امسال ہم میاں بیوی دونوں حج پر گئے' حج سے فراغت کے بعد جب ہماری واپسی کا پروگرام بنا تو میری بیوی' حیض سے دوچار ہوگئی' اور طواف وداع نہ کر سکی کیونکہ واپسی کی سیٹ کنفرم تھی' ایسی حالت میں اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب امام بخاریؒ نے اس مسئلہ کے متعلق ایک عنوان قائم کیا ہے: ''اس عورت کا بیان جسے طواف کے بعد حیض آجائے۔'' (بخاری' الحیض: ۲۷)

اس کے بعد امام بخاریؒ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ حج سے واپسی کے وقت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں اب اس کی خاطر یہاں رکنا پڑے گا۔ کیا اس نے تمہارے ساتھ دسویں تاریخ کو طواف افاضہ نہیں کیا تھا؟ میں نے بتایا کہ کیوں نہیں' اس نے طواف افاضہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے واپسی کی تیاری کرنا چاہیے۔ (بخاری' الحیض: ۲۹۴)

ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ اسے طواف وداع چھوڑ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ (بخاری' الحج: ۱۷۵۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ہے کہ حائضہ عورت نے ایک طواف افاضہ کر لیا ہے تو اسے طواف وداع کی ضرورت نہیں اور وہ اس کے بغیر واپس اپنے وطن آ سکتی ہے۔ (بخاری' الحج: ۱۷۶۰)

تقریباً تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے' اس بناء پر سائل کی بیوی نے اگر دسویں تاریخ کو طواف افاضہ کر لیا تھا تو اسے طواف وداع کے بغیر واپس وطن آنے میں کوئی حرج نہیں' اس سلسلہ میں اس کا حج مکمل ہے۔ واللہ اعلم!

عمل اور دعوت کے ذریعے دین اسلام کی نصرت

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر فیصل غزاوی حفظہ اللہ

مترجم: جناب محمد عاطف الیاس
نظر ثانی: جناب حافظ یوسف سراج
تاریخ: 18 صفر 1438ھ / 18 نومبر 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ کی نافرمانی سے ڈرو! دین اسلام جیسی عظیم نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرو، کیونکہ اسلام وہ عظیم دین ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ہمیشہ باقی رہے گا، غالب آئے گا اور سب کے لیے واضح رہے گا۔ یہ وہ دین ہے کہ جس پر زمین میں رہنے والی دونوں نسلیں یعنی انسان اور جن، قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (التوبۃ)

''وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پورے ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔''

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''جہاں تک دن کی روشنی اور رات کی تاریکی پہنچتی ہے وہاں تک یہ دین پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ اس دین کو ہر گھر اور ہر خیمے تک لیجائے گا۔ اس سے کسی کو عزت ملے گی اور کسی کو ذلت۔ اس دین کے ذریعے اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو عزت عطا فرمائے گا اور کافروں کو ذلیل فرمائے گا۔'' (مسند احمد)

اے مسلمانو! اللہ کا دین ہر حال میں غالب ہو کر ہی رہے گا، تاہم اس کے غلبے کے لیے کوشش کرنا ہمارا دینی فریضہ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک پر لازم ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق، جس جگہ بھی ہو اور جس حالت میں بھی ہو، دین اسلام کی نصرت کے لیے ہر ممکن کوشش کرے، اس دین کی خدمت جتنی ہو سکے، ضرور کرے اور ایسے اعمال پر قائم رہے کہ جن سے دین اسلام کی نصرت اور مدد ہوتی ہو۔

اے بھائیو! آیئے ہم دین اسلام کی نصرت کرنے کے چند ذرائع ذہن میں تازہ کر لیتے ہیں۔ امید ہے کہ اس سے احساس ذمہ داری بیدار ہو جائے گا اور ہم ان چیزوں پر عمل کرنے لگیں گے۔

دین اسلام کی مدد کرنے کا ایک طریقہ خیر خواہی کرنا ہے۔ سیدنا تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ دین خیر خواہی کا نام ہے۔'' صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! دین کس کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا نام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ، اللہ کی کتاب کے ساتھ، اللہ کے رسول کے ساتھ، مسلمانوں کے حکمرانوں اور مسلمانوں کے عوام کے ساتھ'' (مسلم)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے قریب سے ایک بچہ گاتا گاتا ہوا گزرا۔ انہوں نے اسے نصیحت فرمائی: ''اگر تیری اس خوبصورت آواز میں لوگ قرآن سنتے تو اے بیٹے! تمہاری کیا ہی شان ہوتی۔'' اس بات نے بچے کے دل پر اثر کیا اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہی نصیحت اس کی توبہ کا سبب بن گئی۔ چنانچہ اس بچے نے توبہ کی اور دین اسلام سیکھنے لگا، یہاں تک کہ وہ حدیث کا ایک بڑا عالم یعنی محدث بن گیا۔

لوگوں کو حق کی طرف لوٹانے اور ان کی رہنمائی کرنے میں نصیحت کا بہت بڑا کردار ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کو ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی نصیحت فرمائی تھی۔ چنانچہ ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم ایک دوسرے کی خیر خواہی کیوں نہیں کرتے؟ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ایک دوسرے کو خیر کی تلقین کریں۔ مسلمان تو ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنے والے ہوتے ہیں جبکہ منافق ایک دوسرے کو دھوکہ دینے والے ہوتے ہیں۔

دین اسلام کی نصرت یعنی مدد کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ بھلائی کا حکم دیا جائے اور برائی سے روکا جائے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (ال عمران)

''تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی رہنے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے رہیں، جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔''

نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا بہت بڑا عمل اور ہماری نجات کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، انسانی زندگی کے ڈبو دینے والے سمندر میں کامیابی کی کشتی ہے، جو اس کی اہمیت سمجھ لیتا ہے، وہ پھر اسے کبھی نہیں چھوڑتا۔

ذرا سوچئے کہ اگر مسلمان اس کام کا اہتمام کریں تو ہمارا معاشرہ کتنا بہتر ہو جائے؟ نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا بہت بڑا عمل اور ہماری نجات کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، انسانی زندگی کے ڈبو دینے والے سمندر میں کامیابی کی کشتی ہے، جو اس کی اہمیت سمجھ لیتا ہے، وہ پھر اسے کبھی نہیں چھوڑتا۔

شجاع بن ولید فرماتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کے ساتھ آیا جایا کرتا تھا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ سفیان ثوری کبھی بھلائی کے حکم اور برائی سے منع کرنے سے نہیں رکے۔ وہ آتے جاتے لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے رہتے اور برائی سے روکتے رہتے تھے۔

دین اسلام کی نصرت ایک ذریعہ تبلیغ بھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''مجھ سے جو سنو، آگے پہنچا دیا کرو، چاہے تم نے مجھ سے ایک ہی آیت یعنی ایک حکم ہی کیوں نہ سنا ہو'' (بخاری)

مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنا علم دوسروں کو سکھائے اور لوگوں میں علم پھیلانے کی کوشش کرتا رہے۔

اے اللہ کے بندے! جو تو نے سیکھا ہے وہ دوسروں تک بھی پہنچا دے، چاہے وہ بہت کم ہی کیوں نہ

ہو۔ ایک آیت بھی ہو تو پہنچا دے۔ ایک حدیث بھی ہو تو پہنچا دے، ایک مسئلہ بھی ہو تو سکھا دے، ایک حکم ہو تو پہنچا دے اور ایک تنبیہ ہو تو کر دے۔ تبلیغ کے لیے میڈیائی ذرائع اور جدید ٹیکنالوجی بھی استعمال کی جا سکتی ہے بشرطیکہ آگے نقل کردہ چیز کے درست ہونے کی درستگی کی تحقیق کو یقینی بنا لیا جائے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے لوگوں کے مختلف طبقوں تک رسائی ممکن ہو جاتی ہے اور اس کے ذریعے لوگوں کی بڑی تعداد تک پہنچا جا سکتا ہے۔

دین اسلام کی نصرت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ علم سکھایا جائے۔ علم سکھانا ایسی عبادت ہے کہ جس کا فائدہ دوسروں کو بھی پہنچتا ہے اور جس کی بھلائی عام ہو جاتی ہے۔ تعلیم دیتے وقت یہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ علم تمام لوگوں کے لیے ہے۔ کسی ایک طبقے کو دوسرے طبقے پر ترجیح نہ دی جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ، اللہ کے فرشتے، زمینوں والے اور آسمانوں والے، حتیٰ کہ چیونٹی بھی اپنے بل میں اور مچھلی پانی میں لوگوں کو بھلائی سکھانے والے کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔'' (ترمذی)

کتنا ہی اچھا ہو کہ ہر شخص ہی دوسرے کو وہ سکھا دے کہ جو دوسرے کو نہ آتا ہو۔ بزرگوں میں سے جو قرآن نہیں پڑھ سکتے انہیں چھوٹی سورتیں سکھا دی جائیں۔ کسی کو وضو کا طریقہ سکھا دیا جائے۔ کسی کو نماز کا طریقہ سکھا دیا جائے۔ کسی کو صبح اور شام کے اذکار اور دعائیں سکھا دی جائیں۔ کتنا اچھا ہو کہ ہم اس حوالے سے اپنے بزرگوں کے طرز عمل پر چلیں جو لوگوں کو بھلائی سکھانے کی بھرپور کوشش کرتے تھے۔

امام زہری صحرانشینوں اور دور دراز رہنے والوں کو دین سکھانے کے لیے خود تشریف لے جاتے تھے۔ امام ابو اسحاق فزاری بھی ایک داعی تھے۔ ایک عالم تو وضو خانوں میں وقت گزارتے اور لوگوں کے وضو کا طریقہ دیکھتے۔ جس کو تعلیم کی ضرورت ہوتی اسے درست وضو کرنا سکھا دیتے۔ اس طرح ان کا نام ہی شیخ وضو رکھ دیا گیا۔

اسی طرح کچھ علماء درس کے لیے مناسب وقت کا انتخاب کرتے، تاکہ زیادہ سے زیادہ عوام ان کے درس سن سکیں اور ان کے علم سے مستفید ہو سکیں۔

بھائیو! لوگوں کو سکھاتے وقت یہ خیال ضرور رکھنا چاہیے کہ ایسے مسائل کے بارے میں بات نہ کی جائے جن کے متعلق سکھانے والے کے پاس علم نہ ہو یا بغیر علم کے فتوے نہ دیے جائیں یا بغیر صلاحیت کے لوگوں کو درس نہ دیا جائے۔ ان میدانوں کے لیے اہل علم موجود ہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ انسان جو بھی فائدہ مند چیز یا جو بھی لوگوں کی ضرورت کا اہم مسئلہ سیکھ لیتا ہے وہ دوسروں تک ضرور پہنچا دینا چاہیے۔

دین اسلام کی نصرت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اللہ کی طرف دعوت دی جائے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝﴾ (فصلت)

''اور اُس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔''

اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝﴾ (النحل)

''اے نبیؐ! اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دیجیے اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو، تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔''

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر اللہ تمہارے ذریعے ایک بندے کو بھی ہدایت عطا فرما دے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔'' (بخاری و مسلم)

اسلام کے پھلانے میں اور لوگوں کو اسلام کی طرف متوجہ کرنے میں دعوت کا انتہائی اہم کردار ہے اور دعوت علم پر مبنی ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝﴾ (یوسف)

''تم ان سے صاف کہہ دو کہ یہ میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں خود بھی پوری روشنی میں اپنا راستہ دیکھ رہا ہوں اور میرے ساتھی بھی، اور اللہ پاک ہے اور شرک کرنے والوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔''

دعوت کے مفید ذرائع کئی ایک ہیں۔ جیسے خطبہ دینا، درس دینا، کتابیں تصنیف کرنا، اخبارات میں لکھنا اور میڈیا کے ذریعے سے دعوت دینا وغیرہ۔

تو اے حق کے داعیو! اللہ کے سیدھے رستے کی طرف بلانے میں ہمت سے کام لو۔

دین اسلام کی نصرت کا بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کی جائے۔ امت مشکل ترین مرحلوں اور سخت مشکل ترین حالات سے گزر رہی ہے۔ ان حالات میں ہمارے لیے یہی مناسب ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی نصرت کریں، ان کی مشکلات کو جانیں، ان کے حال سے واقف رہیں، ان کے لیے دعائیں کریں، اپنی ہمت کے مطابق ان کی مدد کریں، ان کے مسائل میں ان کا ساتھ دیں، ان کا دفاع کریں، ان کے حقوق سے دنیا کو آگاہ کریں، ان پر ڈھائے جانے والے مظالم دنیا کے سامنے لائیں اور میڈیا میں ان ساری چیزوں کو بیان کریں۔

> **اے اللہ کے بندے! جو تو نے سیکھا ہے وہ دوسروں تک بھی پہنچا دے، چاہے وہ بہت کم ہی کیوں نہ ہو۔ ایک آیت بھی ہو تو پہنچا دے۔ ایک حدیث بھی ہو تو پہنچا دے، ایک مسئلہ بھی ہو تو سکھا دے، ایک حکم ہو تو پہنچا دے اور ایک تنبیہ ہو تو کر دے۔**

اے بھائیو! دین اسلام کی نصرت پر ابھارنے اور ترغیب دلانے والی چیزیں بھی کئی ایک ہیں۔ جیسے لوگوں کے لیے خیر کا ارادہ رکھنا، ان کی رہنمائی کا شوق رکھنا اور ان کے ساتھ نرمی والا معاملہ کرنا، انہیں راہ دکھانا اور اللہ کے عذاب سے انہیں بچانے کی کوشش کرنا، زمین میں بھلائی پھیلانے کی کوشش میں رہنا، گمراہ لوگوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرنا، غفلت میں پڑنے والوں کو یاد دہانی کرانا اور نہ جاننے والوں کو سکھانا۔

اے امت اسلام! کیا ہم پر دین کا یہ حق نہیں کہ ہم اس کی نصرت کریں، اس کے ساتھ جڑ جائیں، اس کی بھلائیاں بیان کریں، اسے لوگوں میں پھیلائیں اور اس کی حمایت کرنے والے بن جائیں؟ اگر ہم اپنی ذمہ داری ادا نہ کریں گے اور اس کی تبلیغ میں کوتاہی کریں گے تو ہم ناکام

ہو جائیں گے اور اپنا مثالی کردار ادا نہ کر پائیں گے۔

سنو! برائی میں دوسروں کی تقلید کرنا، غیر شرعی رسم ورواج میں لوگوں کا ساتھ دینا، دین اسلام کی تبلیغ میں کوتاہی کرنا، برائیوں کو دیکھ کر چپ رہنا، یا برائی میں خود شامل ہو جانا۔ ان سب چیزوں کی وجہ سے دین اسلام کی مغلوبیت میں اضافہ ہوتا ہے اور امت میں فساد بڑھ جاتا ہے۔

اے وہ لوگو جنہیں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی ہدایت عطا فرمائی ہے! اپنے دین کو مت چھوڑو اور گناہوں کی کثرت کی وجہ سے دین اسلام سے روگردانی ہرگز نہ کرنا۔

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

دین اسلام کی نصرت ایک عظیم ضرورت ہے، یہ ایک مقدس ہدف ہے، ہر مسلمان مرد اور عورت کے لیے یا ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرنے کا کھلا میدان ہے۔ دین اسلام کی نصرت معاشرے کے کسی ایک طبقے کی ذمہ داری نہیں جیسا کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں بلکہ یہ لوگوں کی ایسی غلط فہمی ہے کہ جسے درست کرنا انتہائی لازمی ہے۔ دین اسلام کی نصرت تمام تر مسلمانوں کی ذمہ داری ہے' یہ ایک طبقے کی یا چند لوگوں کی خاص ذمہ داری نہیں۔

دین اسلام کی نصرت میں کچھ چیزیں رکاوٹ بنتی ہیں۔ ان چیزوں میں سے چند ایک میں بیان کر دیتا ہوں۔

ایک رکاوٹ یہ ہے کہ انسان کے دل میں یہ احساس ہو کہ وہ انتہائی گنہگار ہے، اتنے زیادہ گناہ کرنے کے بعد اسے دوسروں کو نصیحت نہیں کرنی چاہیے۔ یہ دراصل لوگوں کی غلط فہمی ہے۔ حسن بصری سے کہا گیا: فلاں شخص لوگوں کو وعظ نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ کہیں میں ایسی بات نہ کر بیٹھوں کہ جو میرے اپنے عمل کے خلاف ہو۔ حسن نے فرمایا: ''ہم میں سے کون ہے جو عین وہی کہتا ہے جو کرتا ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ وہ اسی طرح تم پر حملہ آور ہو جائے اور تمام لوگ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا چھوڑ دیں۔''

حسن بصری کہنا یہ چاہتے تھے کہ کسی بھلائی کا حکم دینے یا برائی سے روکنے کے لیے یہ شرط نہیں کہ آدمی خود اس بھلائی پر عمل کرتا ہو یا اس برائی سے رکا ہوا ہو۔ کسی گناہ گار کو بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے سے اس لیے چھوٹ نہیں دی جا سکتی کہ وہ خود کچھ گناہوں میں مبتلا ہے۔

اے اللہ کے بندے! اپنے آپ کو حقیر مت سمجھو۔ نصیحت کر کے اپنا فرض ادا کرو اور ساتھ ہی ساتھ اپنے نفس کو گناہ چھوڑنے کی تلقین بھی کرتے رہو۔ امید ہے کہ تمہارا نفس بھی گناہ سے تائب ہو جائے گا۔

اس کی تائید نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث سے ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دین اسلام کی تائید فاجر سے بھی کرا لیتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

دین اسلام کی نصرت میں ایک رکاوٹ یہ بھی ہے کہ انسان یہ کہے کہ لوگوں کو نصیحت کا فائدہ ہی نہیں ہوتا۔ انہیں درس دینے سے کیا حاصل! ان پر تو کوئی چیز اثر ہی نہیں کرتی۔ اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے وہ مایوسی کا شکار ہو جائے۔ یہ ایک غلطی ہے۔ قرآن کریم میں ہفتے والوں کے واقعے میں ذکر آتا ہے کہ جن لوگوں نے دوسروں کو نصیحت نہیں کی تھی وہ یہ کہتے تھے:

''انہیں یہ بھی یاد دلاؤ کہ جب اُن میں سے ایک گروہ نے دوسرے گروہ سے کہا تھا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا یا سخت سزا دینے والا ہے تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ ہم یہ سب کچھ تمہارے رب کے حضور اپنا عذر پیش کرنے کے لیے کرتے ہیں اور اس امید پر کرتے ہیں کہ شاید یہ لوگ اس کی نافرمانی سے پرہیز کرنے لگیں۔'' (الاعراف)

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون جیسے سرکش کے پاس بھیجا اور کہا:

﴿اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝﴾ (طٰہٰ)

''جاؤ تم دونوں فرعون کے پاس کہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا، شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے۔''

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر آپ کا بھائی آپ کی نصیحت کی وجہ سے گناہ چھوڑ بھی دے تو بھی نصیحت مت چھوڑنا۔ عین ممکن ہے کہ وہ دوبارہ گناہ کی طرف لوٹ آئے۔

ہماری ذمہ داری یہ نہیں کہ لوگوں کو ہدایت دیں، ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اچھے انداز میں نصیحت کرتے رہیں۔ یاد دہانی کراتے رہیں۔ امید ہے اللہ تعالیٰ نصیحت سے فائدہ پہنچائے گا۔ ایسی رکاوٹوں میں سے ایک رکاوٹ یہ بھی ہے کہ انسان لوگوں کے مذاق اور تمسخر سے ڈر جائے۔ یہ بھی ایک غلطی ہے۔ مذاق اور تمسخر سے تو کوئی بھی نہ بچ سکا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ۝﴾ (الانعام)

''تم سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں، مگر اس تکذیب پر اور اُن اذیتوں پر جو انہیں پہنچائی گئیں، انہوں نے صبر کیا، یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد پہنچ گئی اللہ کی باتوں کو بدلنے کی طاقت کسی میں نہیں، اور پچھلے رسولوں کے ساتھ جو کچھ پیش آیا اس کی خبریں تمہیں پہنچ ہی چکی ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کو بہترین مخلوق ہونے کے باوجود کئی طرح سے ستایا گیا، بھلا ہم اس اذیت پر صبر کیوں نہیں کرتے۔

پھر ایک رکاوٹ یہ بھی ہے کہ انسان دوسروں کی سستی اور غفلت دیکھے اور ان کی عدم ذمہ داری کو دلیل بنائے۔ کہے کہ فلاں نے اپنی ذمہ داری پوری کیوں نہیں کی؟ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر دوسرے لوگ دین کی دعوت دینے میں کوتاہی برتتے ہیں تو پھر یہ اور لازم ہے کہ آپ کو بڑھ چڑھ کر دین کا کام کرنا چاہیے۔ جب آدمی خود کچھ نہ کر رہا ہو تو اسے دوسروں کی کوتاہی کی شکایت نہیں کرنی چاہیے اور ان پر تنقید نہیں کرنی چاہیے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝﴾ (صف)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں۔''

جس نے یہ کہا کہ سارے لوگ ہلاک ہو گئے تو گویا کہ اس نے انہیں ہلاک کر دیا بلکہ اسی نے انہیں ہلاک کیا ہوتا ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ کے دین کی نصرت کے میدان، الحمد للہ، کئی ایک ہیں۔ نصرت کی کئی ایک شکلیں ہیں اور اس کے ذرائع مختلف ہیں۔ جو اللہ کے دین کی نصرت میں تھوڑا بہت حصہ بھی ڈالتا ہے اسے اللہ بہت بڑا اجر عطا فرما دیتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنی صلاحیتیں اور توانائیاں دین اسلام کی نصرت اور مدد کے لیے وقف کر دے۔

.....

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دیدہ و دل قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وجہ سکوں ارمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حکمِ خدا فرمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سبحان اللہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نازشِ گل وہ، شمع سبل وہ، رہبر کل وہ، فخر رسل وہ
ہر خوبی شایانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نام میں اعلیٰ، کام میں بالا، سب سے نرالا، کملی والا
دامنِ حق وامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عابد و اعبد، زاہد و زہد، ماجد و امجد، حامد و احمدؐ
عظمتِ بے پایانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مونسِ آدم، محسنِ عالم، خلق کے ہمدم، زخم کے مرہم
سب پر ہے احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

علم میں اعلم، فہم میں افہم، قول میں احکم، فعل میں اکرم
جاری ہے فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کا تکلّم، گل کا تبسم، اُن کا تبسم لطف و تکرم
ابرِ عطا دامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خلق میں افضل، خلق میں اول، حسن میں اجمل، عقل میں اکمل
یہ سیرت، یہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نازشِ اختر، چاند سے بہتر، مہر سے انور، گل سے حسیں تر
حسنِ رُخ تابانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کی محبت وجہ سعادت، ان کی اطاعت روحِ عبادت
ایماں ہے عرفانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ ہدایت، شمعِ صداقت، ماہِ امانت، مہرِ دیانت
اللہ اللہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صدق کے حامل، عدل کی منزل، حلم کے حامل، علم کے عامل
گل ہائے بستانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں لگن ہو، لب پہ سخن ہو، روح مگن ہو، طیبہ وطن ہو
عاجزؔ نغمہ خوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کاوشِ فکر:۔ جناب مولانا عبدالرحمان عاجزؔ مالیر کوٹلویؒ

ذکرِ مصطفی ﷺ

خطبہ جمعہ

امیر محترم جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر ﷾

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (الانشراح: ۱-۴)

''کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا اور آپ سے آپ کا بوجھ ہم نے اتار دیا جس نے تیری پیٹھ بوجھل کر دی تھی اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔''

ربیع الاول کے مہینے میں نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت اور اس دنیا میں آپ کی تشریف آوری کے حوالے سے جلسے، کانفرنسیں اور تقریریں ہوتی ہیں اور آپ کو بجا طور پر خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ ویسے تو یہ ایک ایسا عمل ہے جو کسی دن اور کسی مہینے کے ساتھ مخصوص نہیں ہونا چاہیے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (الانبیاء:۱۰۷)

آپ کو سارے جہانوں اور سارے جہان والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے خصوصی رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ نے خود ایک حدیث میں بڑے خوبصورت الفاظ میں ارشاد فرمایا:

[انما انا رحمة مهداة] (سنن دارمی ۱/ ۲۱، رقم الحدیث: ۱۵)

میں اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی رحمت ہوں جس کو اس نے مخلوق کو تحفے کے طور پر دیا ہے۔ میں مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ کا خاص تحفہ ہوں اور اس میں کوئی شک بھی نہیں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صورت اور سیرت دونوں کا کمال آپ کی ذات بالا میں جمع فرما دیا ہے۔

تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات
اور تیری سیرت کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے؟

حقیقت میں یہ ایک بڑی طویل داستان ہے، اگر انسان اسے مختلف زاویوں سے بیان کرنا چاہے۔ نبی اکرم ﷺ کے فضائل، کردار، آپ ﷺ کے اسوۂ، سیرت اور سنت کی بات ہو تو اس میں بہت وقت درکار ہے۔

اخلاق عالیہ:

نبی اکرم ﷺ کے ذکر اور شان کو اللہ تعالیٰ نے بلند کرنے کا اعلان اس سورۃ مبارکہ میں باقی باتوں کے علاوہ فرمایا کہ:

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾

ہم نے آپ کی شان اور مرتبے کے ذکر کو، دوسرے لفظوں میں آپ کے مقام کو بہت اونچا اور بلند کر دیا ہے۔ یہ کردار کی ایسی بلندی ہے کہ اس کا اعتراف اپنوں نے بھی کیا، پرایوں نے بھی کیا۔ دوستوں نے بھی کیا، دشمنوں نے بھی کیا اور بلندی کردار، اخلاق عالیہ، سیرت مطہرہ اور اسوہ حسنہ کی تعریف میں اپنے تو اپنے ہیں، امتی تو امتی ہیں، عقیدت مند تو عقیدت مند ہیں، محبت رکھنے والے تو محبت رکھنے والے ہیں لیکن جو دشمن اور غیر ہیں انہیں بھی ماننا اور تسلیم کرنا پڑا کہ اگر دنیا میں بلندی کردار کوئی چیز ہے تو وہ محمد کریم ﷺ میں پائی جاتی ہے اور اس میں مزے کی بات یہ ہے کہ دور سے کوئی شخصیت، کوئی چیز، کوئی کردار بڑا اچھا اور بلند نظر آتا ہے۔ ذرا اور قریب آ کر کچھ عرصے تک دیکھتے رہیں تو پھر کچھ انسانی کمزوریاں بھی سامنے آتی ہیں۔ پھر پتہ چلتا ہے کہ ہم نے جس کو بہت اونچا، بہت بڑا اور اچھا سمجھا تھا وہ تو ایک عام انسان ہے۔ اس میں انسانی کمزوریاں بھی پائی جاتی ہیں۔ ہمارا تصور جو پہلے تھا وہ یا تو بالکل پاش پاش ہو جاتا ہے یا اس میں فرق ضرور پڑتا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ کے اخلاق، کردار، سیرت اور اسوہ کی بلندی، خوبصورتی اور عظمت یہ ہے کہ جتنا کوئی قریب آتا ہے اتنا ہی اور گرویدہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ جتنا کوئی قریب آتا ہے اتنا ہی اپنے آپ کو تعریف کرنے پر مجبور پاتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ قریب سے دیکھنے پر اس کے پہلے تصور کو کوئی ٹھیس پہنچے، یا اس میں کوئی فرق آئے بلکہ وہ اور زیادہ معترف ہوتا ہے کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اخلاق، کردار، سیرت، حسن اور عظمت کی بلندی عطا فرمائی ہے۔

سردار ابوطالب آپ کے چچا ہیں لیکن اسلام قبول نہیں کیا۔ ابھی آپ نے نبوت کا اعلان بھی نہیں فرمایا، ابھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے منصب پر فائز نہیں کیا، اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں تو شروع سے آپ ﷺ نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[انا نبی وآدم بین التراب فی الطین او کما قال رسول الله ﷺ کنت نبیا وآدم بین الروح والطین] (صحیح، جامع الصغیر ۸۷۱۰)

کہ آدم کی ابھی تشکیل بھی نہیں ہوئی، حضرت آدم علیہ السلام کو ابھی بنایا بھی نہیں گیا تھا کہ اس وقت سے میں اللہ کے علم اور تقدیر میں نبی ہوں۔ کوئی آج کا نیا نبی نہیں، مجھے اللہ تعالیٰ نے ازل سے نبی مقرر فرمایا ہے لیکن نبوت کے ملنے اور نبوت کے اعلان سے پہلے جو آپ ﷺ کا کردار تھا جسے قریبی لوگوں نے دیکھا، میں اس کی ایک مثال دینا چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ کے خطبہ نکاح میں جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح ہوا تو ابوطالب نے آپ کے سرپرست اور وکیل کی حیثیت سے وہاں ایک تقریر کی۔ سیرت ابن ہشام میں لکھا ہے کہ اس نے اس میں یہ الفاظ استعمال کئے:

[ان ابن أخی هٰذا محمد بن عبدالله لا یوزن به رجل شرفاً وفضلا وعقلا] (سبل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد: ۱۶۵/۲)

یہ جو میرا بھتیجا محمد ﷺ ہے میں اس کے بارے دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ آج مکے کا، بلکہ عرب کا کوئی جوان اپنے شرف، فضیلت اور اپنے حسن کردار کے حوالے سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا، یہ سب میں ممتاز ہے۔ یہ ساری قوم نے سنا لیکن کسی کو تردید کرنے اور یہ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی کہ تو کیسے کہتا ہے کہ فلاں آدمی اس سے اچھا ہے، یا اسی طرح کا ہے، تو اپنے بھتیجے کی خاص تعریف کیوں کرتا ہے.....!!!

آپ کی عظمت و کردار کا نقشہ سیدہ خدیجہ کی زبانی:

اس کے بعد یہی ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جن الفاظ میں نبی محترم ﷺ کو تسلی دی، جب آپ فطری

طور پر پریشانی کا شکار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو مسلمان بنانے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام سنانے کی اتنی بڑی ذمہ داری مجھ اکیلے فرد پر ڈال دی ہے، کیا ہوگا؟ کیسے کروں گا؟ اس وقت قدرتی طور پر آپ کو کچھ پریشانی تھی، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ایک اچھی اور ہمدرد بیوی کی طرح تسلی دی اور تسلی کن الفاظ میں دی؟ آپ کے کردار اور عظمت کا ایک نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔

یاد رکھیں کہ یہ الفاظ اس کے ہیں جس نے قریب سے آپ کے دن رات کی زندگی کو دیکھا، اس کے علم میں ہے کہ آپ کا اصلی اور حقیقی کردار کیا ہے؟ انہوں نے کہا:

[انك لتصل الرحم وتحمل الكل وتقرى الضيف وتكسب المعدوم وتعين على نوائب الحق] (صحيح بخاری)

اللہ کے رسول ﷺ اور میرے آقائے نامدار! گھبراہٹ اور پریشانی کی کوئی بات نہیں، مجھے تو یقین ہے کہ آپ کو کوئی گزند، ضرر اور نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنایا ہے تو اس میں خیر ہی خیر ہوگی، اس میں گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں۔ اس لئے کہ آپ بے بسوں کا سہارا ہیں۔ آپ مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور جن پر کسی قسم کا بوجھ لدا ہوا ہو، آپ ان کا ہاتھ بٹاتے ہیں، ان کی مدد کرتے ہیں، آپ کا یہ کردار ہے جس کی نقشہ کشی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کی۔

پورا قرآن نبی کریم ﷺ کا اخلاق

ہماری دوسری ماں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے صرف تین لفظوں میں آپ ﷺ کے کردار اور اخلاق کا نقشہ کھینچا ہے کہ ایک شخص جو آپ کا عزیز بھی ہے، تابعی بھی ہے، اس کو آپ ﷺ کی صحبت کا موقع میسر نہیں آیا، اس نے آپ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ ہمیں بتائیں نبی اکرم ﷺ کا کردار، آپ کا اخلاق، اسوہ، آپ ﷺ کی سیرت اور زندگی کیسی تھی تاکہ ہم بھی اس سے سبق سیکھنے کی کوشش کریں۔

وہ اچھا دور تھا، اچھے لوگ تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور ان کے شاگردوں کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ حدیث سیکھیں تو اس پر عمل بھی کریں۔ آج ہم بھی سیرت کا مطالعہ کریں تو عمل کی نیت سے کریں۔ سیرت کے بارے میں بیان ہو تو اس خیال سے کہ ہم نے اس کو اپنا ماڈل بنانا ہے اور اس سے کچھ سبق سیکھنا ہے۔ اسی نیت سے آپ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے کردار اور سیرت کا کوئی ہلکا پھلکا نقشہ ہمیں بتائیں تاکہ ہم اسی طرح بننے کی کوشش کریں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے براہ راست جواب دینے کی بجائے جوابی سوال کیا: الست تقرأ القرآن؟

''پوچھنے والے! تو نے کبھی قرآن نہیں پڑھا؟''

اس نے کہا جی ہاں! قرآن تو پڑھتا ہوں، مسلمان ہوں، قرآن کے بغیر کیسے گزارہ ہو سکتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تین لفظوں میں فرمایا:

[فان خلق نبی الله ﷺ كان القرآن] (صحيح مسلم، ۵۱۲/۱ رقم: ٦٤٦)

قرآن پڑھتا ہے تو جان لے کہ قرآن جس طرح کا انسان چاہتا ہے، جس طرح کا کردار چاہتا ہے، جس طرح کا اخلاق چاہتا ہے، جس طرح کا عمل چاہتا ہے، جس طرح کی زندگی چاہتا ہے، وہی زندگی اور وہی عمل رسول اکرم ﷺ کا تھا۔ ایک قرآن وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے الفاظ اور کلام کی شکل میں اتارا اور کتاب کی شکل میں وہ تیار ہوا جو ہمارے سامنے موجود ہے اور ایک عملی قرآن جو مکے اور مدینے کی گلیوں میں چلتا پھرتا تھا اور جو قرآن پاک کے کہے پر عمل کر کے دکھاتا تھا کہ لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو کتاب بھیجی ہے وہ قابل عمل ہے۔ اس پر کوئی عمل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ دیکھو میرا نمونہ کہ میں اس پر عمل کر کے دکھاتا ہوں، یہ وہ لوگ ہیں جو آپ ﷺ کو قریب سے دیکھنے والے تھے، جتنا قریب آئے، اتنے ہی اور گرویدہ ہوتے گئے، اتنے ہی اور معتقد بنتے گئے۔

خادم رسول سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے تاثرات

اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ جنہوں نے ایک خادم کی حیثیت سے آپ ﷺ کے دن رات کو دیکھا اور قریب سے مشاہدہ کیا، وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک لمبے عرصے تک آپ ﷺ کے ساتھ رہا، کوئی دو چار، دس دن یا دو چار ہفتوں کی بات نہیں، کہتے ہیں:

[خدمت النبی ﷺ عشر سنين]

مسلسل دس برس تک میں آپ کے ساتھ رہا، آپ کی خدمت کرتا رہا، پھر کیا ہوا: فما قال لی اف قط۔

ان دس برسوں کی طویل مدت میں آپ ﷺ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا، ڈانٹا تک بھی نہیں، میں بچہ تھا مجھ سے غلطی ہو جاتی تھی، اگر آپ کسی کام کے لئے بھیجتے تو میں کھیل کود میں مصروف ہو جاتا، بھول جاتا کہ آپ نے کسی کام یا کسی آدمی کو بلانے کے لئے بھیجا ہے، آپ پیچھے آتے تھے، اگر آپ کو بڑا ہی غصہ آتا تو صرف یہ لفظ فرماتے: یا ذالاذنین. اے دو کانوں والے! اللہ تعالیٰ نے تجھے دو کان دیئے ہیں، میری بات کیوں نہیں سنتا، اس کے علاوہ مجھے کچھ نہیں کہتے تھے، دس برس کوئی ایک یا دو دن کی بات نہیں، ہم تو ایک مہینے میں اپنا آپ پکا دیتے ہیں کہ یہ ہمارا غصہ اور جلال ہے، یہ ہماری طبیعت ہے لیکن نبی اکرم ﷺ کے اخلاق عالیہ پر قربان جائیں واقعی بے مثال ہیں کہ دس برس کی طویل مدت میں ایک بچے کو بھی شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔

احترام نبوی کی بے نظیر مثالیں

یہ احترام اور محبت جو اپنوں کے دلوں میں تھا، غیروں نے بھی اس کا مشاہدہ کیا اور انہوں نے اقرار کیا کہ یہ بے مثال قسم کا احترام اور محبت ہے جو آپ کے کردار اور اخلاق کی وجہ سے ان کے دلوں میں پیدا ہوا تھا اس کا اعتراف کیا۔ حدیث پاک میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوتے تھے:

[وسكت الناس كان على رؤوسهم الطير]

(صحيح بخاری: رقم: ٢٨٢٤)

اس طرح محسوس ہوتا تھا کہ ان کے کندھوں یا سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، کیا مطلب؟ بے حس و حرکت بیٹھتے تھے، جیسے کوئی پرندہ بیٹھا ہے، ذرا حرکت کی تو وہ اڑ جائے گا۔ اسی طرح ادب و احترام کے ساتھ بیٹھتے تھے اور یہ احترام اور ادب مصنوعی اور عارضی نہیں تھا بلکہ دلی اور قلبی تھا جس کی بنیادی وجہ آپ ﷺ کا حسن کردار اور حسن اخلاق تھا۔

﴿لَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (آل عمران: ۱۵۹)

اگر آپ (خدانخواستہ) سخت دل، تند خو اور بداخلاق ہوتے تو یہ لوگ آپ کے گرد جمع نہ ہوتے، بھاگ جاتے اور آپ کے گرد پروانوں کی طرح اکٹھے نہ ہوتے، اقبال نے اپنے رنگ میں بات کہی:

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق

اس کے خلیق ہونے کی وجہ سے مجلس کا رنگ باقی اور قائم ہے۔ رسول اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوبی بھی عطا فرمائی کہ جو احترام اور محبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور قریب آنے والوں کے دلوں میں آپ کے لئے پائی جاتی تھی، وہ حقیقی تھی، مصنوعی نہ تھی، ان کا احترام دوسروں نے بھی کیا۔

عروہ بن مسعود ورطہ حیرت میں

عروہ جو قریش کا سفیر بن کر آیا اور اس نے آپ ﷺ سے بات چیت کی، مسلمانوں کا رنگ ڈھنگ دیکھا، آپ ﷺ کی عقیدت، احترام اور دلی محبت جو اس کے اندر تھی اس کو ملاحظہ کیا تو قریش کو جا کر کہا:

[یا معشر قریش انی جئت کسریٰ وقیصر والنجاشی فی ملکھم وانی واللہ ما رایت ملکا فی قوم قط مثل محمد فی اصحابہ]

(البدایۃ والنہایۃ: ۱۸۱/۴، سبل الھدیٰ: ۴۳۶/۱۱)

میں نے دنیا کے دربار اور بادشاہ دیکھے ہیں، روم گیا ہوں، ایران گیا ہوں، شام گیا ہوں اور میں نے دیکھا ہے کہ ظاہری اور وقتی طور پر بادشاہوں کے درباری، امراء، اس کے ساتھی اور ماتحت احترام کرتے ہیں لیکن وہ دلی احترام نہیں ہوتا، جب کہ محمد ﷺ کے ساتھی جو احترام کرتے ہیں، ان جیسی محبت اور احترام دنیا بھر میں کہیں نہیں دیکھا۔

یہ اس کا بیان ہے جو ابھی مسلمان بھی نہیں ہوا تھا اور یہ اپنوں کی بات نہیں، بلکہ غیر بھی آپ کی عظمت و کردار، آپ کے اسوہ حسنہ کی خوبصورتی اور آپ کے اخلاق کو ماننے پر مجبور ہیں۔

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے:

کفار مکہ کہتے تھے کہ عرب بھر میں اگر کوئی سچا، خیانت سے پاک اور دیانت دار انسان ہے تو وہ محمد ﷺ، وہ آپ کو صادق اور امین کہتے تھے اور کوہ صفا کے وعظ سے پہلے آپ نے ان سے پوچھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے سے پہلے میں تم سے پوچھتا ہوں کہ میرے کردار کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ خاص طور پر بات کی سچائی کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ مولانا حالی کے الفاظ میں

سمجھتے ہو تم مجھ کو صادق کہ کاذب؟
لبثت فیکم عمراً کیف وجدتمونی؟

یہ بتاؤ کہ تم مجھے سچا جانتے ہو یا جھوٹا سمجھتے ہو؟ سب نے بیک زبان ہو کر کہا کہ آج تک ہم نے یہی دیکھا ہے کہ آپ جب بھی بولے ہیں سچ بولے ہیں، جب بھی کہا ہے سچ کہا ہے۔

ابوسفیان جو قائد کفر تھے، ان کو بعد میں اسلام کی دولت ملی لیکن ایک لمبے عرصے تک یہی کافروں کے سردار تھے، بدر کی جنگ کے بعد کس نے ساری لڑائیاں منظم کیں؟ کس نے قوم کو ابھارا؟ کون میدان جنگ میں عرب کے لوگوں کو بار بار لے کر آیا؟ کس نے اپنا اور دوسروں کا مال خرچ کیا اور کروایا؟ یہی دشمنوں کے سردار ابوسفیان تھے، لیکن خود کہتے ہیں کہ میں اسی دشمنی کے زمانے میں (حدیبیہ کی عارضی طور پر صلح ہو چکی تھی) تجارتی سفر کے سلسلے میں روم گیا، روم کے بادشاہ کے پاس نبی اکرم ﷺ کا خط آیا ہوا تھا کہ اگر دنیا اور آخرت کی بہتری چاہتا ہے تو تو بھی مسلمان ہو جا۔ اسے یہ تجسس تھا کہ یہ کون شخص ہے جس نے مجھے اتنی بے باکی اور جرأت سے لکھا ہے۔

بادشاہ کو پتہ چلا کہ عرب کے تاجر آئے ہوئے ہیں، اس نے کہا ان کو بلاؤ۔ ابوسفیان ان کے لیڈر تھے یہ آئے اور اس نے چند سوال کئے، ایک سوال یہ بھی تھا کہ دعویٰ نبوت سے پہلے آپ کا کردار کیا تھا؟ آپ جھوٹے تھے یا سچے تھے؟ تمہارا تجربہ کیا ہے؟ یہ بھی پوچھا کہ وہ عہد کی پابندی کرنے اور وعدے کو نبھانے والے تھے یا توڑنے والے؟

ابوسفیان کہتے ہیں: اس وقت چونکہ دشمنی تھی، میرا دل چاہا کہ میں جواب میں ذرا آمیزش کرلوں اور کہہ دوں کہ ہاں کبھی کبھی جھوٹ بھی بول لیتے تھے، کبھی کبھی عہد کی پابندی نہیں بھی کرتے تھے۔ میں نے کہنا تو چاہا لیکن حق نے میری زبان کو پکڑ لیا، میرے منہ سے سچی بات ہی نکلی، جھوٹی بات نہیں نکل سکی۔ میں نے کہا ٹھیک ہے مخالف تو ہے، لیکن میں یہ مانتا ہوں کہ ہم نے آپ کا کوئی جھوٹ نہیں دیکھا۔ آپ کی کوئی بے کرداری، خیانت اور بدعہدی نہیں دیکھی۔

یہ وہ خراج تحسین ہے جو دشمن نے دشمنی کے وقت پیش کی اور کوئی اس وقت تردید کرنے یا کہنے والا موجود نہیں تھا کہ تم غلط یا صحیح کہہ رہے ہو، لیکن ضمیر کی آواز جو اندر تھی وہ باہر نکل آئی۔

یہ تو غیروں کی گواہیاں ہیں، اپنوں نے آپ کے حسن کردار کی گواہی دی مگر سب سے بڑی گواہی خود اللہ رب العالمین کی ہے کہ

﴿وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا﴾ (النساء: ۸۷)

﴿وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا﴾ (النساء: ۱۲۲)

اللہ تعالیٰ کی بات سے سچی اور صحیح بات اور کسی کی نہیں ہوسکتی۔

اللہ بھی اپنے پیغمبر کے کردار کا گواہ ہے:

اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے نبی ﷺ کے حسن کردار اور حسن اخلاق کی گواہی دی:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (القلم: ۴)

بلاشبہ آپ کردار اور اخلاق کے بڑے ہی اونچے پیمانے پر ہیں۔ بڑی ہی اونچی سطح پر آپ کو فائز کیا گیا ہے اور دنیا میں آپ کی زندگی وہ پاکباز، مطہر، مقدس اور واحد زندگی ہے کہ جس کی عظمت اور پاکیزگی کی قسم رب قدوس نے کھائی ہے:

﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾ (الحجر: ۷۲)

اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم اس طرح نہیں کھائی، اس لئے پاک زندگی ہے تو آپ کی زندگی ہے۔

﴿ورفعنا لك ذكرك﴾ (الانشراح)

کہ ذکر بھی بلند ہے، زندگی بھی بلند ہے اور کردار بھی بلند ہے۔ فرمایا کہ آپ کی عمر کی قسم کہ آپ ہدایت کے راستے پر ہیں، عملی طور پر چلنے والے ہیں اور آپ کے کردار کے بارے میں مخالفوں اور دشمنوں کو چیلنج دلایا:

﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (یونس: ۱۶)

اے انکار کرنے والو! تمہارے درمیان میری زندگی گزری ہے، چالیس برس تمہارے اندر رہا ہوں، میرا بچپن بھی تمہارے سامنے ہے، میری جوانی بھی تمہارے سامنے ہے اور موجودہ عمر کو بھی تم دیکھ رہے ہو۔ تم میری قوم کے لوگ ہو، تمہارے درمیان رہا ہوں، کوئی اجنبی اور باہر سے آیا ہوا نہیں، بتاؤ! میری پوری زندگی میں کوئی قابل اعتراض بات ہے؟ ان چالیس برسوں میں کوئی ایسی بات، چھوٹی یا بڑی تم نے کبھی دیکھی ہے تو بیان کرو۔

یہ ایک ایسا چیلنج ہے جس طرح قرآن مجید کے اس چیلنج کو وہ لوگ قبول نہیں کر سکے کہ اگر قرآن کو نہیں مانتے

تو اس جیسا قرآن لاؤ، اگر پورا قرآن نہیں لاتے تو دس سورتیں بنا کر لے آؤ۔ اگر دس سورتیں بھی نہیں لا سکتے تو ایک ہی سورۃ لے آؤ۔

وہ خطیب تھے، ادیب تھے، لبیب تھے، عقل مند تھے، ان میں بڑے بڑے شاعر اور مقرر تھے، ان میں بڑے بڑے پڑھے لکھے بھی تھے، انہوں نے کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہوئے، اپنی کوشش پر خود ہی نادم ہوئے کہ قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت اور اس کے حسن تاثیر کا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے۔ اس سلسلے میں بہت سی باتیں ہیں، تفاسیر میں لکھا ہے کہ جب یہ سورۃ مبارکہ نازل ہوئی:

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ○﴾ (الکوثر: ۱-۳)

یہ چھوٹی سی سورۃ تھی، اس کی خوبصورتی، تاثیر، معنی اور گہرائی کو دیکھ کر ایک مسلمان نے کعبے کی دیوار کے ساتھ اس کو لکھ کر لٹکا دیا۔ اس زمانے کے طریقے اور رواج کے مطابق کہ جو شاعر، قصیدہ نگار اور نظم لکھنے والا اپنی نظم اور قصیدے کو بہت شاندار سمجھتا تھا، لوگ بھی اسے داد دیتے تھے، اس کو کعبے کی دیوار کے ساتھ لٹکاتے تھے اور اس وقت تک لٹکتی رہتی جب تک کہ اس جیسی یا اس سے بہتر کوئی اور نظم نہ آجائے۔ ایسی نظموں کو معلقات (لٹکی ہوئی نظمیں اور قصیدے) کہتے تھے اور اب تک عربی میں ان کو پڑھا جاتا ہے۔ ان میں سات سب سے مشہور ہیں۔ پھر تین اور ہیں۔ یہ دس سب سے زیادہ مشہور ہوئے جو کعبے کے ساتھ اس طرح لٹکائے گئے۔ اس مسلمان نے بھی اس سورۃ کو لٹکا دیا، اب کافروں نے کہا کہ یہ تو چیلنج ہے، اپنے شاعروں، ادیبوں اور خطیبوں کو اکٹھا کرو، اس کا مقابلہ کریں، چھوٹی سی سورۃ ہے، کون سی بڑی بات ہے۔ چنانچہ انہوں نے کوشش کی، جو لکھتے خود ہی پڑھتے اور خود ہی نادم ہو کر پھاڑ دیتے کہ اس کا مقابلہ تو نہیں ہو سکتا۔ بالآخر ہار کر کسی نے اس کے نیچے لکھ دیا:

ما هذا قول البشر.

یہ کسی بشر کا کلام ہی نہیں، ہم اس کا مقابلہ کیسے کریں۔ یہ تو قرآن مجید کی بات ہے۔ اسی طرح آپ کے کردار کے بارے میں جو چیلنج دیا گیا:

﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ﴾ (یونس: ۱۶)

اے مخالفو! میں نے ایک لمبی زندگی تمہارے درمیان گزاری ہے، بتاؤ! کہاں اعتراض کی انگلی اٹھاتے ہو، اگر اعتراض کر سکتے ہو تو کرو، لیکن وہ اس چیلنج کو بھی قبول کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ یہ ہے آپ ﷺ کا کردار اور عظمت، یہی اللہ تعالیٰ کے فرمانے کی بنیادی وجہ ہے کہ ﴿ورفعنا لك ذكرك﴾ اپنوں میں پرایوں میں، اگلوں اور پچھلوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو رفعت و شان بھی عطا فرمائی ہے اور آپ ﷺ کے ذکر اور شان کو بلند بھی کیا ہے۔

غیر مسلموں کا خراج تحسین:

انگریزی کے ایک معروف ادیب جس کی نثر اور ادب کو اب تک اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود انگریزی ادب میں ایک مقام حاصل ہے۔

اس نے اپنی اس بے مثال طرز نگارش اور نثر میں ایک کتاب لکھی ہے اور بھی کئی لکھی ہیں جن میں سے ایک کتاب جس کا نام ہے Heroes and hero worship کہ دنیا میں ہیرو یا بڑے لوگ مختلف میدانوں میں کون کون سے ہوئے، تاریخ میں سب سے بڑا بادشاہ اور بہتر کون ہے؟ سب سے بڑا جرنیل اور فاتح کون ہے؟ سب سے بڑا منتظم، لوگوں کو فائدہ پہنچانے والا کون ہے؟ وغیرہ

اسی طرح اس نے ایک باب لکھا The Hero as Prophet کہ انبیاء اور رسولوں میں سب سے بڑا ہیرو کون ہے؟ وہ خود عیسائی ہے، آج کے یورپ اور امریکہ کے عیسائیوں کی طرح برائے نام عیسائی نہیں، متعصب اور کٹر قسم کا عیسائی، خود مانتا ہے کہ میں عیسائی ہوں لیکن کہتا ہے کہ جب میں انتخاب کرنے لگا اور تھوڑا بہت انصاف کا مادہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے اس کو استعمال کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، جناب ابراہیم علیہ السلام یا کسی اور کی بجائے مجھے مان کر لکھنا پڑا اور کہنا پڑا کہ اگر انبیاء کرام علیہم السلام کے ہیرو ہیں تو محمد ﷺ ہیں۔ آپ کے متعلق پورا ایک باب لکھا اور آپ کی عظمت و کردار کو تسلیم کیا، شواہد اور دلائل سے ثابت کیا کہ آپ واقعی انبیاء کے ہیرو اور آخر الانبیاء ﷺ ہیں۔

ایک امریکن مائیکل ہارٹ جس نے دنیا بھر کے سو مشاہیر پوری تاریخ سے چنے اور کتاب کا نام رکھا The Hundred سو مشہور لوگ۔ شروع سے اب تک انسانیت کی پوری تاریخ پڑھی، دیکھی، پرکھی اور ان میں سے سو آدمی چنے کہ سب سے ممتاز کون سے افراد ہیں؟ سائنس کے میدان میں، ادب کے میدان میں، جرأت و بہادری کے میدان میں، فتوحات کے میدان میں، حکمرانی اور بادشاہی کے میدان میں، مختلف حوالوں سے سو سب سے بڑے آدمی کون ہیں؟ اور ان کے احوال بھی لکھے کہ میں نے ان کو کیوں چنا ہے؟ کس وجہ سے وہ عظیم ہیں؟ پوری تاریخ میں کس وجہ سے وہ سو میں شمار ہونے کے لائق ہیں۔ پھر اس نے کہا کہ اب میں ایک مشکل فیصلہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو ان سو میں سے سب سے بڑا، ہر حوالے سے ان سو میں پہلے نمبر پر جو آدمی آ سکتا ہے جس نے انسانیت کی خدمت بھی کی ہو، جس نے انسانیت کی قیادت بھی کی ہو، جو انسانی تاریخ پر سب سے زیادہ اثر انداز بھی ہوا ہو، جس کا اپنا کردار اور اخلاق بھی سب سے اونچا اور بلند ہو، جو سب سے بے مثال ہو، وہ کون ہے؟ لکھنے والا عیسائی ہے لیکن وہ یہ ماننے، کہنے اور لکھنے پر مجبور ہوا کہ پوری انسانی تاریخ میں وہ عظیم ترین شخصیت ''محمد ﷺ'' ہیں۔

اس نے بہت سی باتیں لکھیں، ایک بات بطور دلیل یہ بھی لکھی: ''کہ میں نے پوری تاریخ میں سے آپ کی شخصیت کو اس لئے چنا ہے کہ دوسری صفات کے علاوہ مختلف سطحوں پر، دنیاوی طور پر بھی اور روحانی انقلاب لانے کے حوالے سے بھی جو عظیم ترین کامیابی اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے، وہ کسی اور کو نہیں دی۔

دنیا میں جتنے بھی مصلحین نبی ہوئے ہیں ان میں سب سے زیادہ کامیابی اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی۔ وہ کامیابی کیا ہے؟ اس کا ہلکا سا جائزہ لیں کہ بہت سے انبیاء آئے اور انہوں نے بڑی محنت کی۔ نوح علیہ السلام نے پتھر اور گالیاں کھانے کے باوجود ساڑھے نو سو برس تک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بات سنائی۔ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی بڑی محنت کی لیکن:

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

رسول اللہ ﷺ کی دعوت کا اثر:

اللہ تعالیٰ جس کو یہ سعادت دے کہ آپ نے تئیس برس کے قلیل عرصے میں بلکہ مکے کی زندگی نکال کر بارہ، تیرہ برس میں آپ کے کردار، آپ کی سیرت، آپ کے عملی

نمونے اور تعلیمات کی وجہ سے جو انقلاب آیا، اس کی مثال پوری تاریخ میں نہیں ملتی کہ اتنے کم وقت میں اتنے زیادہ لوگوں کی اصلاح، ان کے کردار کو بدلنا، ان کی زندگی کو بدلنا، ان کے دلوں کو بدلنا، ان کی ذہنیت کو بدلنا اور کسی نے نہیں کی جتنی آپ نے کی ہے۔ وہ لوگ جو جہالت کے آخری درجے ظلم، شقاوت اور بدترین کردار کا شاہکار بن چکے تھے، جو آپس میں لڑتے تھے، معمولی لین دین کے جھگڑے، ان کے درمیان پھر ایسی صلح ہوئی اور ان کا کردار ایسا بدلا کہ لینے کی بجائے دینے پر جھگڑے تھے کہ بھائی یہ حق تمہارا ہے، تم کیوں نہیں لیتے، تم اپنا حق لے کر مجھے کیوں فارغ اور سبکدوش نہیں کرتے۔

حدیث پاک میں آتا ہے:

[جاء رجلان من الانصار یختصمان الی رسول اللہ ﷺ فی موازیث بینھما]

کہ دو آدمی لڑتے ہوئے دعویٰ لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے، کوئی مال اور جائیداد تھی جس پر دونوں کا دعویٰ تھا، دونوں کے پاس دلائل تھے، آپ ﷺ نے دونوں کی بات سننے سے پہلے ایک چھوٹا سا وعظ فرمایا، آپ ﷺ نے دو تین جملے ارشاد فرمائے:

[انما انا بشر ولعل بعضکم الحن بحجتہ فانی اقضی بینکم علی نحوما اسمع فمن قضیت لہ من حق اخیہ شیئاً فلا یاخذہ]

آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری بات سنتا ہوں لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ سننے والا کسی ایسے شخص کی بات سے متاثر ہو جاتا ہے جو اصل حقدار نہیں۔ کیونکہ اس کی زبان بہتر ہے، اسکا دلیل پیش کرنے کا انداز اچھا ہے، میں ایک بات تمہیں بتا دوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں اور اس کے ساتھ میں بشر بھی ہوں، اگر میں نے کسی کی بات سے متاثر ہو کر درست فیصلہ نہ کیا، مجھ سے کوئی غلط فیصلہ ہو گیا تو یہ نہ سمجھنا کہ میرے فیصلے کی وجہ سے اس کا حق بن جائے گا جس کا اصل میں حق نہیں۔ اصل میں جس کا حق ہوتا ہے اسی کا ہوتا ہے۔ کسی نبی یا جج کے غلط فیصلے کی وجہ سے حق نہیں بنتا۔ حق وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہو۔

آپ ﷺ نے اتنی سی بات فرمائی، اب اس میں رونے دھونے والی بات ہمیں تو کوئی نظر نہیں آتی، ہمارے تو دل ماشاء اللہ بڑے پکے ہیں لیکن ان دو صحابیوں پر اتنی سی بات کا یہ اثر ہوا کہ اتنی سی بات پر دونوں رونے لگ گئے، ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور دونوں نے کہا کہ: ''حقی لا خی'' میں نہیں لیتا اس کو دے دیں۔ میں آخرت کی جوابدہی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو جواب نہیں دے سکتا۔ شک کا معاملہ بھی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ میرا حق ہے لیکن پھر بھی میں اس کے حق میں دست بردار ہوتا ہوں، میرا حق بھی میرے بھائی کو دے دیں۔

یہ وہ کردار ہے کہ انسان انسان رہے فرشتے نہیں بنے لیکن ان کی سوچ اور ذہنیت بدل گئی، ان کا عمل بدل گیا، ان کے اخلاق بدل گئے اور وہ صحیح معنوں میں انسان بن گئے۔ یہ رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات، سیرت اور آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور نمونے کا لایا ہوا انقلاب ہے جس کا اعتراف اپنوں نے بھی کیا، غیروں نے بھی کیا، دشمنوں نے بھی کیا اور دوستوں نے بھی کیا۔

کیا آج ہمارے لئے یہ باتیں صرف بیان کرنے اور سننے کے لئے ہیں یا کچھ سیکھنے کے لئے بھی ہیں؟ کچھ نہ کچھ ان سے سیکھنے اور سبق لینے کی کوشش کرنی چاہیے، بالکل اس طرح کا نہیں تو نقل کر کے کچھ نہ کچھ اس طرح بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ، آپ کی سیرت اور ذات سے محبت اور تعلق بھی عطا فرمائے اور اس پر عمل کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ آمین!

.....

بقیہ موزوں پر مسح

کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس کے اوپر مسح کیا۔''

مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیوں کے کنارے پانی سے تر کر کے ان کو پیر کی انگلیوں پر رکھ کر پنڈلی تک سیدھے کھینچا جائے، اس سلسلہ میں بعض روایتیں بھی آئی ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا ہے کہ:

[انہ رأی رسول اللہ ﷺ یمسح علی ظھر الخف خطوطا بالأصابع.] (سبل السلام ۸۵/۱)

''اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے موزے کے اوپر مسح کیا انگلیوں سے لکیر کھینچتے ہوئے، مگر امام نوویؒ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔''

جس طرح چمڑے کے موزے پر مسح کرنا درست ہے اسی طرح اون، سوت اور نیلون کے موزوں پر بھی مسح کرنا درست ہے، البتہ اس سلسلہ میں علماء نے لکھا ہے کہ مسح کرنے کے لیے یہ موزے موٹے ہوں تو بہتر ہے، سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ

[توضأ النبی ﷺ ومسح علی الجوربین والنعلین.] (ترمذی)

''اللہ کے رسول ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنی جورابوں اور جوتیوں پر مسح کیا۔''

موزوں پر مسح کرنے کی روایت متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

[بعث رسول اللہ ﷺ سریة فأمرھم أن یمسحوا علی العصائب یعنی العمائم والتساخین یعنی الخفاف.] (ابوداؤد)

''اللہ کے رسول ﷺ نے ایک فوجی دستہ بھیجا اور آپ نے ان کو (پٹیوں) عمامے اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔''

موزوں میں اگر پیوند لگا ہوا ہو یا معمولی سوراخ ہو تب بھی اس پر مسح کرنا درست ہے۔ اگرچہ ائمہ کرام کے درمیان اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ پھٹے ہوئے موزے پر مسح کرنا درست ہے یا نہیں، اس سلسلہ میں احوط یہی ہے کہ ایسے موزے جو اتنے پھٹے ہوئے نہ ہوں جن کو عرف عام میں پھٹا ہوا کہا جا سکے اور جس سے قدم کا وہ حصہ پھٹا ہونے کی وجہ سے ظاہر نہ ہو جس پر مسح کیا جاتا ہے (مسح کا محل ہے) تو اس پر مسح کیا جائے۔

اور اگر پھٹن ایسی ہو کہ اس پر پھٹا ہونے کا اطلاق ہو سکے تو اس حصہ کی سلائی کر کے یا پیوند لگا کر اس پر مسح کیا جائے بہتر یہی ہے اور اختلاف سے بچنے کا راستہ بھی یہی ہے۔ (واللہ اعلم)

خلاصہ یہ ہے کہ موزوں پر مسح دین کی سہولتوں میں سے ایک ہے اور اس سے فائدہ اٹھانا خصوصاً سردی کے اس موسم میں اس سے سردی سے حفاظت بھی ہے۔

.....

خطیب کے ضرورت مند حضرات متوجہ ہوں

⊙ ایک اردو کے فاضل خطیب ان دنوں فارغ ہیں لاہور اور گردونواح میں کسی مسجد میں صرف خطبہ کے لیے ضرورت ہو تو اس نمبر پر رابطہ کریں۔ 0323-4349885

پیارے نبی ﷺ کی پیاری وصیتیں

تحریر: جناب قاری لیاقت علی باجوہ فیروزپوری

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت ہی بہترین وصیتیں فرمائیں جن پر عمل کر کے ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی چند وصیتیں یہ ہیں:

اپنے سے کمتر کو دیکھو:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تم اس آدمی کی طرف دیکھو کہ جو تم سے کم تر درجہ میں ہے اور اس آدمی کی طرف نہ دیکھو کہ جو درجہ میں تم سے بلند ہو' اس طرح تم اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھنے لگ جاؤ۔'' (مسلم: ۲۹۶۳' مسند احمد: ۲۱۴۱۵)

دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر ہو:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا کہ ''دنیا میں اس طرح رہو جیسے تو مسافر یا راستہ چلنے والے ہو۔'' سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو۔ اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو اور زندگی کو موت سے پہلے۔ (بخاری: ۶۴۱۶)

جس نے اس حالت میں صبح کی:

سیدنا عبیداللہ بن محصن خطمی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ خوش حال تھا' بدن کے لحاظ سے تندرست تھا اور اس کے پاس اس دن کے لیے روزی موجود تھی تو گویا کہ اس کے لیے دنیا سمیٹ دی گئی۔'' (جامع ترمذی: ۲۳۴۶)

سیدنا ابوذرؓ کو وصیتیں:

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا' آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا مساکین سے محبت کرنے کا اور ان سے قریب رہنے کا' اپنے سے نیچے والے کو دیکھنے اور اوپر والے کو نہ دیکھنے کا اور صلہ رحمی کرنے اگرچہ کوئی اسے توڑ ہی دے' کسی سے کچھ نہ مانگنے کا' حق بات کہنے کا' خواہ وہ تلخ ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرنے کا اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی کثرت کا کیونکہ یہ کلمات عرش کے نیچے ایک خزانے سے آئے ہیں۔ (جامع ترمذی: ۲۳۴۶)

وارثوں کا مال:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تم میں کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پیارا ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول! ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس کا مال وہ ہے جو اس نے موت سے پہلے اللہ کے رستے میں خرچ کیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ چھوڑ کر مرا۔'' (بخاری: ۶۴۴۲)

سنو اور مانو:

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے وصیت فرمائی کہ ''میں سنوں اور فرمانبرداری کروں اگرچہ ہاتھ پاؤں کٹا ہوا غلام ہو اور یہ کہ میں نماز کو اپنے وقت پر پڑھوں اور اگر تو لوگوں کو پائے کہ انہوں نے نماز پڑھ لی ہے تو تو نے اپنی نماز پہلے ہی پوری کر لی ورنہ وہ نماز تیرے لیے نفل ہو جائے گی۔'' (جامع ترمذی: ۱۷۶)

تین وصیتیں:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے جن کو میں سفر اور حضر کہیں بھی نہیں چھوڑتا۔ چاشت کی دو رکعتیں' ہر ماہ تین دن کے روزے اور وتر پڑھے بغیر نہ سونے کی۔ (ابوداود: ۱۴۳۲)

صحیح بخاری میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے جانی دوست (نبی کریم ﷺ) نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ موت سے پہلے ان کو نہ چھوڑوں۔ ''ہر مہینے میں تین روزے' چاشت کی نماز اور وتر پڑھ کر سونا۔'' (بخاری: ۱۱۷۸)

کثرت سے سجدے کرو:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے گا اللہ اس کے بدلے ایک نیکی لکھے گا اور اس کا ایک گناہ مٹا دے گا اور اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا۔ لہٰذا تم کثرت سے سجدے کرو۔'' (ابن ماجہ: ۱۴۲۴)

پڑھنے والوں کا شفارشی:

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔ دو روشن سورتوں سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران کو پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے کہ دو بادل ہوں یا دو سائبان ہوں یا دو اڑتے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گی۔ سورت البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے۔ جادوگر اس کو حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔'' (مسلم: ۸۰۴)

غصہ مت کرو:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا' آپ مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''غصہ نہ کیا کرو۔'' اس نے کئی بار عرض کیا تو آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ ''غصہ نہ کرو۔'' (بخاری: ۶۱۱۶)

اچھے اخلاق سے پیش آؤ:

سیدنا ابوذر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا:

''تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے بعد بھلائی کرو تا کہ وہ اسے مٹا دے اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔'' (ترمذی: ۱۹۸۷)

دعوت قبول کرو:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو اللہ کے نام پر پناہ مانگے اسے پناہ دو۔ جو اللہ کے نام پر سوال کرے اسے دو۔ جو تمہیں دعوت دے اسے قبول کرو اور جو تمہارے ساتھ بھلائی کرے تم اس کا بدلہ دو۔ اگر تم بدلہ دینے کے لیے کچھ نہ پاؤ تو اس کے حق میں اس وقت تک دعا کرتے رہو جب تک کہ تم یہ نہ سمجھ لو کہ تم اسے بدلہ دے چکے۔'' (ابوداود: ۱۶۷۲)

موزوں پر مسح

تحریر
جناب مولانا عبدالرشید

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کی سہولت کے لیے دین کے بعض احکام میں رعایت اور نرمی رکھی ہے، ان احکام میں سے موزوں پر مسح بھی ہے جس کا کرنا اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے۔ شارح صحیح بخاری حافظ ابن حجرؒ رقم طراز ہیں: حفاظ حدیث کی ایک جماعت نے وضاحت کی ہے کہ موزوں پر مسح کرنا متواتر (دلائل سے ثابت) ہے۔ (فتح الباری: ۱/ ۴۰۸) اور آپ نے اس سے متعلق احکام کو بھی بیان فرما دیا ہے۔ درج ذیل سطور میں احادیث کی روشنی میں احکام بیان کئے جا رہے ہیں:

غزوۂ تبوک میں فجر کی نماز کے وقت اللہ کے رسول ﷺ وضو فرما رہے تھے، اور سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ ساتھ میں موجود تھے، بیان کرتے ہیں:

[كنت مع النبي ﷺ فتوضأ فأهويت أن أنزع فقال دعهما فاني أدخلتهما طاهرتين فمسح عليهما] (متفق عليه)

''میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ تھا، آپ نے وضوء بنایا، میں جھکا کہ آپ کے خف (چمڑے کا موزہ) کو اتار دوں، آپ نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو، میں نے ان کو وضوء کی حالت میں پہنا ہے۔''

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ موزوں پر مسح کرنا اس وقت درست ہوگا جب وضو کی حالت میں ان کو پہنا جائے۔ ایک دوسری حدیث میں بھی اس کی صراحت ہے:

[وعن أبي بكرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ أنه رخص للمسافر ثلاثة أيام ولياليهن، وللمقيم يوما وليلة اذا تطهر فلبس خفيه أن يمسح عليهما.] (دارقطني)

''اللہ کے رسول ﷺ نے مسافر کے لیے تین دن اور تین رات اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی مدت موزوں پر مسح کرنے کی متعین فرمائی ہے، جب وہ وضو کر کے ان کو پہنے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موزے پر مسح کی رخصت سے فائدہ اٹھانا ہو تو ان کو بحالت وضوء پہنا جائے اور مدت مسح بھی اس حدیث میں بیان کر دی گئی کہ مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات۔

احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسح کی مدت موزہ پہننے کے وقت کے بجائے پہننے کے بعد جب پہلی مرتبہ وضو کر کے اس پر مسح کیا جائے اس وقت سے شروع ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ظہر کی نماز کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا گیا اور اس کے بعد عصر کی نماز کے وقت وضو کرنے کی ضرورت پڑی اور وضو کر کے موزے پر مسح کیا گیا تو موزے پر مسح کرنے کی مدت ظہر کے وقت سے نہیں بلکہ عصر کے وقت جب اس پر پہلی مرتبہ مسح کیا گیا اس وقت سے شروع ہوئی۔ سیدنا ابوبکرہؓ رسول ﷺ سے بیان کرتے ہیں:

[انه رخص للمسافر اذا توضأ لبس خفيه ثم أحدث وضوءا أن يمسح ثلاثة أيام ولياليهن وللمقيم يوما وليلة.] (ابن ماجه)

''اللہ کے رسول ﷺ نے مسافر کے لیے جب وہ وضو کر کے اپنا موزہ پہنے پھر وضوء کی تجدید کرے تو تین دن اور اس کی راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات مسح کرنے کی رخصت دی۔ یعنی اس کے مسح کی مدت موزہ پہننے کے بعد پہلے وضوء سے شروع ہوئی۔''

اسی طرح ایک دن اور رات اس کی مدت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مسح کی حالت میں ایک دن اور ایک رات پوری ہونے کے وقت ہم وضوء سے نہیں ہیں تو اب ہم وضوء کر کے اس پر مسح نہیں کر سکتے، بلکہ ہم موزہ اتار کر پیروں کو وضوء کرتے وقت دھوئیں، لیکن اگر اس مدت کے پوری ہونے کے بعد بھی ہم اسی وضوء کی حالت میں ہیں جو ہم نے مدت پوری ہونے سے پہلے کیا تھا تو اس وضوء کا اعتبار ہوگا اور اس سے ہم نمازیں بھی ادا کر سکتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ مدت پوری ہوتے ہی ہمارا مسح کالعدم نہیں ہو جائے گا بلکہ مدت پوری ہونے کے بعد وضو کے ٹوٹنے پر مسح کی مدت ختم ہوگی، اس طرح اگر کوئی شخص موزہ پہنے ہوئے ہے اور اس پر مسح کر کے نماز ادا کر رہا ہے، مدت مسح کے دوران استنجاء کے لیے جاتے وقت یا سوتے وقت اسے موزہ اتارنا ضروری نہیں، اگر مدت کے دوران اس نے موزہ اتار دیا تو اب دوبارہ پہن کر اس پر مسح نہیں کر سکتا بلکہ نئے سرے سے پورا وضوء کر کے تب اسے موزہ پہننا ہوگا۔ البتہ مدت مسح کے دوران اگر اس پر غسل جنابت واجب ہو جائے تب اسے غسل جنابت کرنے کے لیے موزہ اتارنا ہی ہوگا۔ سیدنا عمرؓ کی موقوف اور سیدنا انسؓ کی مرفوع روایت ہے:

[اذا توضأ أحدكم ولبس خفيه فليمسح عليهما وليصل فيهما ولا يخلعهما ان شاء الا من جنابة.] (دارقطني)

''جب تم میں سے کوئی شخص وضو کر کے اپنے موزے پہنے تو ان پر مسح کرے اور اسے پہنے ہوئے نماز پڑھے، ان کو نہ اتارے، اگر وہ چاہے، ہاں سوائے جنابت کے۔''

مطلب یہ کہ جنابت کی حالت میں غسل کے لیے اسے اتارنا ہوگا، حضرت صفوان بن عسال کی مرفوع روایت ہے: ''ولكن من غائط وبول ونوم'' (نسائی، ترمذی) لیکن پیشاب، پاخانہ اور سونے کے لیے اسے اتارنے کی ضرورت نہیں۔

موزوں پر مسح اس کے اوپر والے حصہ پر کیا جائے اور ایک بار کیا جائے، سیدنا علیؓ کی روایت ہے کہ

[لو كان الدين بالرأى لكان أسفل الخف أولى بالمسح ولكن رأيت رسول الله ﷺ يمسح على ظاهر خفيه] (ابوداؤد)

''اگر دین کے مسائل عقل سے طے ہوتے تو موزے کا نچلا حصہ مسح کا زیادہ حق رکھتا تھا لیکن میں نے دیکھا

''اللہ کے رسول ﷺ نے مسافر کے لیے تین دن اور تین رات اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی مدت موزوں پر مسح کرنے کی متعین فرمائی ہے، جب وہ وضو کر کے ان کو پہنے۔''

باقی صفحہ 14 پر

کراماتِ اولیاء

جناب مولانا مشتاق احمد

''کرامات'' کرامت کی جمع ہے اور کرامت خرق عادت واقعہ کو کہتے ہیں۔ یعنی عام عادی اسباب سے ہٹ کر کسی واقعہ کا ظہور ہونا' جیسے آگ کا کام جلانا ہے لیکن وہ نہ جلائے' سوکھے درخت یا غیر موسم میں پھل نہیں ہوتے' لیکن ان میں پھل پیدا ہو جائے یہی کرامت ہے۔

کرامت کسی بندۂ پیر' فقیر' ولی کے اختیار میں نہیں کہ جب چاہے اس کا اظہار کر دے بلکہ یہ کلیتاً اللہ رب العالمین کے اختیار میں ہے وہ جب چاہے اپنے کسی بندے کے ہاتھ سے اسے ظاہر کروا دے۔ کرامات انبیاء علیہم السلام کے معجزات کی طرح برحق ہیں لیکن یہ کسی کے ولی کامل ہونے کی دلیل یا معیار نہیں۔ جیسا کہ اکثر لوگ سمجھتے ہیں' بلکہ ایک متقی اور مومن کامل ہی درحقیقت اللہ کا ولی ہے اور اس کی ولایت کسی کرامت کی محتاج نہیں۔

قرآن مجید میں اولیاء اللہ کی یہی پہچان بتائی گئی ہے کہ وہ ایمان وتقویٰ کی صفات سے آراستہ ہوتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں ان پر خوف وحزن کے آثار نہیں ہوں گے کیونکہ ایمان وتقویٰ کا زادِ راہ ان کے پاس ہوگا جو ان کی نجات کا ذریعہ بنے گا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝﴾

''خبردار! اللہ کے ولی جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے ان پر خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔'' (یونس: ۶۲' ۶۳)

کرامات کا مقصد:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب «الفرقان بين اولياء الرحمن واولياء الشيطان» میں لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی کرامتیں دراصل دین کی حجت یا مسلمانوں کی کسی ضرورت کے تحت ظہور پذیر ہوتی ہیں' جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے معجزات کا ظہور ہوتا تھا۔ اولیاء اللہ کی کرامات رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی برکت سے حاصل ہوتی ہیں اس لیے درحقیقت یہ بھی رسول اللہ کے معجزات میں شامل ہیں۔ مثلاً کھجور کے تنے کا آپ کے سامنے رونا' غزوۂ خندق کے موقع پر کھانے کے ایک برتن سے آپ کا پورے لشکر کو سیراب کر دینا وغیرہ۔ اس طرح کی بہت سی کرامات ہیں جو اللہ کے نیک بندوں' انبیاء واولیاء صادقین کے ہاتھوں پر ظہور پذیر ہوئیں اور آئندہ ہوتی رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی کرامتیں دراصل دین کی حجت یا مسلمانوں کی کسی ضرورت کے تحت ظہور پذیر ہوتی ہیں' جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے معجزات کا ظہور ہوتا تھا۔

کسی شخص کے ہاتھ پر کرامت کا ظہور اس کے ایمان کی تقویت یا اس کی ضرورت کی تکمیل کے لیے ہوتا ہے اور کسی ولی وپرہیزگار شخص کے ہاتھوں کرامت کے ظہور نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کی ولایت میں نقص ہے' یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہ نسبت تابعین میں کرامتوں کا ظہور زیادہ ہوا ہے۔''

کتاب وسنت میں مذکور بعض کرامات:

کتاب وسنت میں اللہ کے کئی نیک بندوں کی کرامت مذکور ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں مریم علیہا السلام کی کرامت کے تعلق سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا﴾ (مریم: ۲۴' ۲۵)

''اتنے میں اسے نیچے سے ہی آواز دی کہ آزردہ خاطر نہ ہو' تیرے رب نے تیرے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا یہ تیرے سامنے تر وتازہ پکی کھجوریں گرا دے گا۔''

یعنی بطور کرامت اور خرق عادت اللہ تعالیٰ نے ان کے پاؤں تلے پینے کے لیے پانی اور کھانے کے لیے ایک سوکھے ہوئے درخت میں پکی ہوئی تازہ کھجوروں کا انتظام کر دیا۔

اصحاب کہف کی کرامت کے تعلق سے بھی قرآن مجید میں تذکرہ موجود ہے جس کا ترجمہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے:

''جب تم ان سے اور ان کے معبودوں سے کنارہ کش ہو گئے تو اب تم کسی غار میں جا بیٹھو' تمہارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لیے تمہارے کام میں سہولت مہیا کرے گا اور آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں۔'' (الکہف: ۱۶' ۱۷)

یعنی جس غار میں اصحاب کہف نے پناہ لے رکھی تھی وہ غار اتنا کشادہ تھا کہ سورج کی شعاعیں غار کے اندر پہنچ سکتی تھیں لیکن سورج طلوع وغروب ہونے کے وقت دائیں اور بائیں سے کٹ کر نکل جاتا اور ان پر دھوپ نہ پڑتی تھی۔

احادیث مبارکہ میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ودیگر اولیاء کی کرامات کا ذکر موجود ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی شکایت کی کہ وہ نماز صحیح ڈھنگ سے نہیں پڑھاتے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کی گورنری سے معزول کر دیا اور تحقیق کے لیے ایک یا چند آدمیوں کو کوفہ روانہ کیا تاکہ وہ کوفہ جا کر وہاں کے لوگوں سے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں رائے لیں۔

چنانچہ کوفہ کی ہر مسجد میں جا کر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی بابت پوچھا گیا تو سبھوں نے ان کی تعریف کی' البتہ بنو عبس کی ایک مسجد کے نمازیوں میں سے ایک اسامہ بن قتادہ نامی شخص نے کہا کہ سعد لشکر کے ساتھ جہاد کے

لیے نہیں نکلتے' تقسیم میں برابری نہیں کرتے اور فیصلہ کرنے میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔ یہ سن کر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں بھی تین باتوں کی دعا ضرور کروں گا: اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ (اسامہ) جھوٹا ہے تو اس کی عمر لمبی کر' اس کی غربت وناداری میں اضافہ کر اور اسے فتنوں کا نشانہ بنادے۔''

چنانچہ ایسا ہی ہوا' اس کے بعد جب اسامہ سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ بہت بوڑھا اور فتنوں میں مبتلا ہو گیا ہوں' مجھے سعد کی بددعا لگ گئی ہے۔ (بخاری ومسلم)

مذکورہ حدیث میں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی کرامت کا ذکر ہے جو انہوں نے اسامہ کے حق میں بددعا فرمائی اور تینوں کی تینوں مقبول ہو گئیں۔

اسی طرح سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے اروی بنت اوس نے جھگڑا کیا اور والی مدینہ مروان بن حکم سے یہ شکایت کی کہ سعید نے اس کی کچھ زمین غصب کر لی ہے۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے لیے بددعا فرمائی' کہا: اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کی آنکھوں کی بینائی ختم کر دے اور اس کو اس کی زمین ہی میں موت دے دے' چنانچہ مرنے سے پہلے اس کی بینائی چلی گئی اور ایک روز وہ اپنی زمین پر چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گری اور مر گئی۔ (بخاری ومسلم)

ان کے علاوہ بھی اولیاء اللہ کی بہت کرامات ہیں۔ مثلاً اصحاب الاخدود کے لڑکے کا واقعہ اور جریج کے قصے میں شیر خوار بچے کا بولنا وغیرہ۔

کرامات اولیاء اور شیطانی شعبدہ بازی میں فرق:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اولیاء اللہ کی کرامات اور شیطانی احوال میں متعدد امور کا فرق ہے۔ مثلاً اولیاء کی کرامتوں کا سبب ایمان وتقویٰ ہوتا ہے جبکہ شیطانی احوال اللہ اور اس کے رسول کی منہیات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی کرامات' نماز' روزوں' ذکر' دعا اور تلاوت قرآن مجید وغیرہ کے ذریعہ ظہور پذیر ہوتی ہیں' جو چیزیں ان کے ذریعہ سے حاصل نہ ہوں بلکہ وہ شرک' ظلم' فسق' کفر اور توحید کے منافی چیزوں سے حاصل ہوں تو یہ شیطانی احوال میں سے ہیں۔ اللہ کی کرامت سے اس کا تھوڑا بھی تعلق نہیں ہوتا۔

شیطانی احوال والوں میں سے بعض یہ ہیں کہ جب وہ سیٹیوں اور تالیوں کی محفلوں میں حاضر ہوتے ہیں تو ان پر شیطان اترتا ہے' ان کی خوب مدح کرتا ہے اور ان کے کاموں کو خوب سراہتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے علاوہ جس بھی مخلوق سے استغاثہ وفریاد کی جاتی ہے تو شیطان اس کا روپ اختیار کر کے فریاد کنندہ کی بعض ضرورتوں کو پورا کر دیتا ہے اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ وہی ہے جسے پکارا گیا ہے یا پھر فرشتہ ہے جو اس کی شکل میں حاضر ہوا ہے' حالانکہ درحقیقت وہ شیطان ہوتا ہے۔

بعض لوگ ہوا میں عرش کو دیکھتے ہیں اور ایک پکارنے والے کی آواز بھی سنتے ہیں جو یہ کہتا ہے کہ میں تمہارا رب ہوں' اب اگر سننے والا شخص علم ومعرفت والا ہے تو جان لیتا ہے کہ یہ شیطان ہے ورنہ اسے وہ اپنا حقیقی رب خیال کرتا ہے۔

بعض لوگ ہوا میں عرش کو دیکھتے ہیں اور ایک پکارنے والے کی آواز بھی سنتے ہیں جو یہ کہتا ہے کہ میں تمہارا رب ہوں' اب اگر سننے والا شخص علم ومعرفت والا ہے تو جان لیتا ہے کہ یہ شیطان ہے ورنہ اسے وہ اپنا حقیقی رب خیال کرتا ہے۔

بعض لوگ صاحب قبر کی زیارت کو جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ قبر پھٹ گئی ہے اور اس میں سے کوئی شکل باہر آئی ہے۔ چنانچہ دیکھنے والے یہ تصور کرتے ہیں کہ خود قبر والا ہی نکل کر باہر آیا ہے حالانکہ وہ میت کی شکل میں شیطان ہوتا ہے۔

بعض کا حال یہ ہوتا ہے کہ شیطان ان کے پاس کھانے پینے کی مختلف اشیاء میوہ جات اور مٹھائیاں وغیرہ لاتا ہے جو اس علاقہ میں نہیں پائی جاتیں' اسی طرح بعض لوگ بیداری کی حالت میں آنکھیں بند کرتے ہیں اور دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے اسے دیکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں' الغرض اس طرح کی جتنی باتیں ہیں' جن کو لوگ کرامات سے تشبیہ دیتے ہیں دراصل یہ شیطانی خوارق ہیں' یہ اولیاء اللہ کی کرامات نہیں ہو سکتیں۔

اس طرح کے اعمال انجام دینے والوں کے ساتھ شیطان ہوتے ہیں جو ان کے حسب احوال ان سے بعض خارق عادت امور ظاہر کروا دیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾ (الشعراء: ۲۲۱، ۲۲۲)

''کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں؟ وہ ہر ایک جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں۔''

اور جیسا کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ﴾ (الانعام: ۱۲۱)

''اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کے دل میں (القاء) کرتے ہیں۔''

اور حدیث نبوی میں ہے:

[هذا من الحق يخطفها الجنى فيقرقها فى اذن وليه كقرقرة الدجاج فيخلط معها اكثر من مئة كذبة]

یعنی ''یہ حق ہے کہ شیاطین آسمان کی باتوں کو اُچکتے ہیں پس اسے وہ اپنے ولی کے کان میں ایسے بھرتے ہیں جیسے مرغی اپنے چوزے کے منہ میں (دانے ڈالتی ہے) پس وہ اس میں سو جھوٹ ملا کر پیش کرتے ہیں۔'' (ماخوذ از الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان)

مختصر یہ کہ کتاب وسنت میں کرامت کا ثبوت موجود ہے' ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اللہ کے نیک بندے بنیں' اولیاء اللہ کی طرح زندگی گزاریں تاکہ اللہ ہم سب سے راضی ہو اور دونوں جہان میں ہمارا والی وناصر ہو۔

تحریر: جناب میاں عتیق الرحمن (ریسرچ سکالر)

ذمہ داری کی شرعی بنیادیں

دنیا کا یہ طلسمی کارخانہ رنگا رنگ عجائبات سے معمور ہے، قسم قسم کی مخلوقات ہیں، ہر مخلوق کی خصوصیات اور صفات مختلف ہیں۔ جمادات سے لیکر انسان تک غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بتدریج اور آہستہ آہستہ احساس، ادراک اور ارادہ کی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ جمادات کی ابتدائی قسم ذرات یا پتھر احساس، ادراک اور ارادہ سے خالی ہے چنانچہ جمادات اور اس کی اقسام میں زندگی کا ہلکا سا نشان موجود ہے۔ نباتات میں احساس غیر ارادی کیفیت نشوونما کی صورت میں جلوہ گر ہے۔ حیوانات میں احساس کے ساتھ ارادہ کی حرکت بھی موجود ہے، جبکہ انسان میں احساس، ادراک اور ارادہ اپنے کمال کے ساتھ موجود ہے۔ چنانچہ یہی احساس ادراک اور ارادہ ہی فرائض کی ادائیگی اور ہماری ذمہ داریوں کا اصل سبب ہے۔

مخلوق کی جس صنف میں یہ چیزیں جس حد تک کم ہیں وہ اتنی حد تک ذمہ داریوں سے آزاد ہے۔ چنانچہ جمادات احساس، ادراک اور ارادہ سے خالی ہیں تو وہ ذمہ داریوں سے محروم ہیں، نباتات میں زندگی اور موت کے کچھ فرائض پیدا ہو جاتے ہیں، حیوانوں میں کچھ اور فرائض بڑھ جاتے ہیں۔ انسانوں کو دیکھیے وہ تو سراسر ذمہ داریوں اور فرائض سے جکڑا ہوا ہے، پھر انسان کے مختلف افراد پر نظر ڈالیے تو مجنون، پاگل، دیوانہ، بیوقوف اور بچہ ایک طرف اور عاقل، بالغ، ہشیار، عالم دوسری طرف، اس احساس، ادراک اور ارادہ کی کمی بیشی کے لحاظ سے ان میں کچھ اپنے فرائض بالکل ہی نہیں رکھتے اور کچھ کم رکھتے ہیں اور کچھ بہت زیادہ رکھتے ہیں۔

ایک دوسری حیثیت سے دیکھئے کہ جس مخلوق میں احساس، ادراک اور ارادہ کی جتنی کمی ہے اتنی ہی فطرت اور قدرت الٰہی نے ان کی پرورش اور نشوونما کی ذمہ داری اپنے سر لی ہوئی ہے، جیسے جیسے مخلوقات آنکھیں کھولتی جاتی ہیں تو فطرت ان کے احساس، ادراک اور ارداہ کے مطابق ہر صنف مخلوق پر ڈالتی جاتی ہے۔ پہاڑوں کے لعل وجواہرات کی پرورش کون کرتا ہے، مچھلیوں کو کون پالتا ہے، جنگل کے جانوروں کا غور وپرداخت کا فرض کون سر انجام دیتا ہے، حیوانات کی بیماری اور سردی گرمی کی دیکھ بھال کون کرتا ہے؟ یہاں تک کہ سرد یا گرم مقامات پر رہنے والے حیوانوں اور پہاڑی، جنگلی اور صحرائی جانوروں میں بھی باوجود ایک ہی نوع حیوانیت سے تعلق رکھنے کے، آب ہوا کی مختلف ضروریات کی بنا پر ان کی حالتوں میں صریح فرق موجود ہوتا ہے، یورپ کے کتے اور افریقہ کے کتے کی ضرورتوں میں موسم اور آب ہوا کے اختلاف کی بنا پر جو اختلاف ہے اس کا سامان بھی فطرت خود اپنی طرف سے کرتی ہے، اسی لئے مختلف آب وہوا اور موسم والے ممالک کے جانوروں میں پنجہ، بال، کھال کے رنگ اور کئی چیزوں میں سخت اختلافات پائے جاتے ہیں۔

انسان میں احساس، ادراک اور ارادہ اپنے کمال کے ساتھ موجود ہے۔ چنانچہ یہی احساس ادراک اور ارادہ ہی فرائض کی ادائیگی اور ہماری ذمہ داریوں کا اصل سبب ہے۔

یہ تو حصول منفعت کی صورتیں اور شکلیں تھیں، جن سے آپ کو یہ معلوم ہوگا، جہاں جس قدر احساس، ادراک اور ارداہ کی کمی ہے فطرت اور قدرت اس کمی کی خود کفالت کر لیتی ہے۔ جیسے جیسے مخلوق الٰہیہ اپنے درجہ بدرجہ بلوغت کو پہنچتی ہیں تو فطرت منافع کی صورتیں خود ان کے قویٰ کے سپرد کر کے علیحدہ ہوتی جاتی ہے۔ انسان کو اپنی روزی کا سامان آپ کرنا پڑتا ہے۔ وہ کاشتکاری اور درختوں کے لگانے اور میوہ جات کے پیدا کرنے کی محنت اٹھاتا ہے، سردی گرمی سے بچنے کیلئے اسے فطری کھال اور اون وغیرہ نہیں دیئے گئے، اس کا سامان مختلف لباسوں کی شکل میں اسے خود کرنا ہوتا ہے، بیماریوں اور زخموں کو دور کرنے کیلئے اسے خود تگ ودو کرنا پڑتی ہے۔

دوسری طرف دیکھئے کہ جہاں جس حد تک احساس اور ارادہ کا ضعف ہے وہاں دشمنوں سے بچاؤ اور زندگی کی حفاظت کا ذمہ قدرت نے خود لیا ہے۔ مختلف جانوروں کو اپنی حفاظت کیلئے مختلف ذرائع دیئے گئے ہیں، کسی کو تیز پنجے، کسی کو تیز دانت، کسی کو سینگ، کسی کو اڑنا، کسی کو تیرنا، کسی کو ڈنگ، کسی کو زہر، الغرض مختلف آلات سے قدرت نے خود انہیں مسلح کر دیا ہے، مگر غریب انسان کو دیکھو اسے بچاؤ کیلئے نہ ہاتھی کے بڑے دانت اور سونڈ ہیں اور نہ شیر کے نوکیلے دانت اور پنجے، نہ بیلوں کے سینگ، نہ کتوں اور سانپوں کا زہر، نہ بچھوؤں اور بھڑوں کے ڈنگ، غرض ظاہری حیثیت سے وہ ہر طرح نہتا اور غیر مسلح بنایا گیا، مگر ان سب کی جگہ اسے احساس، ادراک اور ارادہ کی زبردست قوتوں سے نوازا گیا اور یہی معنوی قوتیں اس کی ہر قسم کی ظاہری کمزوریوں کی تلافی کر دیتی ہیں۔ اپنی انہی قوتوں کے ساتھ یہ بڑے بڑے دانتوں اور سونڈ والے ہاتھیوں کو قابو کر لیتا ہے۔ تیز پنجے اور نوکیلے دانت والے شیروں کو چیر ڈالتا ہے، خوفناک زہریلے سانپوں کو پکڑ لیتا ہے، ہوا کے پرندوں کو گرفتار کر لیتا ہے، پانی کے جانوروں کو پھنسا لیتا ہے، اور اپنے بچاؤ کیلئے قسم قسم کے اسلحے اور بچاؤ کی تدبیریں بناتا رہتا ہے۔

تم کسی بھی مذہب گروہ، فرقے سے تعلق رکھتے ہو مگر تمہیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ تمہاری ذمہ داریوں کا اصل سبب احساس، ادراک اور ارداہ کی قوتیں ہیں۔ چنانچہ انہی ذمہ داریوں کا صحیح نام تکلیف ہے جو تمہارے اندرونی اور بیرونی قویٰ کے مطابق تم پر عائد ہوتی ہے۔ اسلام کا الٰہی قانون یہ ہے

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾

اسی تکلیف کو دوسری جگہ امانت سے تعبیر کیا

﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝﴾

ظلم وجہول دیوانہ عشق کی دوسری تعبیر ہے، ظالم

یعنی حد سے بڑھ جانے والا، یہ صفت انسان کی عملی قوت کی بے اعتدالی اور جہول انسان کی ذہنی اور عقلی قوت کی بے اعتدالی کا نام ہے۔ مظلوم کا مدمقابل عادل اور جہول کا مدمقابل عالم ہے، عدل اور علم بالفعل انسان کو حاصل نہیں، ان کو حاصل کرنے کیلئے عملی قوت میں عدل یعنی میانہ روی اور اعتدال اور ذہنی قوت کیلئے علم و معرفت کی ضرورت ہے، قرآن مجید کی اصطلاح میں عدل کا دوسرا نام عمل صالح اور علم کا دوسرا نام ایمان ہے۔

سورۃ العصر میں بھی خسارہ اور نقصان یہی ظلم عملی اور جہل علمی ہے، جس کا علاج ایمان یعنی علم صحیح اور عدل یعنی عمل صالح ہے۔

پت جھڑ کے موسم میں جب درخت سبز لباس کی بجائے زرد پوشاک اوڑھتے ہیں تو خزاں رسیدہ درختوں کی مرجھائی ہوئی شاخیں اُداسی کی تصویر بن جاتی ہیں، مگر جونہی بادِ بہاری کے سرمست اور خوشگوار جھونکے اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ بہار کی واپسی کا اعلان کرتے ہیں تو مرجھائے ہوئے ماحول میں زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ بلبلوں کے چہکنے، کلیوں کے چٹکنے اور پھولوں کے مہکنے کا سلسلہ پھر سے شروع ہو جاتا ہے۔ خزاں رسیدہ درختوں کی خشک ٹہنیاں پھر سے سبز پتوں کا پیرہن زیب تن کر لیتی ہیں، شاخوں پر کھلنے والے گلہائے رنگا رنگ دل ونگاہ کو تازگی اور انبساط سے آشنا کرتے ہیں۔

تاریخ کی دنیا میں ہزاروں لاکھوں اشخاص نمایاں ہیں، جنہوں نے آنے والوں کیلئے اپنی زندگیاں نمایاں کے طور پر پیش کی ہیں، ایک طرف سپہ سالاروں کے جنگی پر ہیں' ایک طرف حکماء اور فلاسفروں کا متین گروہ ہے، ایک طرف فاتحین عالم کی پر جلال صفیں ہیں، ایک طرف شعراء کی بزم رنگیں ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی زندگی نے آدم کے بیٹوں کو اپنی طرف کھینچا ہے، کارتھیج کا ہنیبال، مقدونیہ کا سکندر، روم کا سیزر، ایران کا دارا' یورپ کا نپولین، ہر ایک کی زندگی کشش رکھتی ہے۔ سقراط، افلاطون اور یونان کے دیگر فلاسفروں کی زندگیوں میں ایک خاص رنگ نمایاں ہے، نمرود، فرعون، ابوجہل، ابولہب کی دوسری شخصیتیں ہیں۔

کائنات کی تاریخ میں صحابہ کرام کی مقدس جماعت نے نبی کریم ﷺ کے طور طریقوں کو بطور اسوہ اپنا کر ہر میدان میں فتح مندی کا وہ پرچم لہرایا کہ دنیا جس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اسی لئے سرور دو عالم ﷺ کے طرز حیات کے مقابلے میں دنیا کی کوئی تہذیب وتمدن کوئی ثقافت ومعاشرت ان کی آنکھوں کو خیرہ اور دلوں کو فریفتہ نہ کرسکی۔

اسوۂ رسول ﷺ سے متعلق مسلمانوں کی ایک اہم ذمہ داری دعوت دین کے لیے نبوی طریقہ ہے۔ غیر مسلموں میں دعوت کے لیے سیرتِ رسول ﷺ کو مؤثر ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ غیر مسلم اور دیگر لوگوں پر اتمامِ حجت کے دو طریقے ہیں: ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم مسلمان اپنی عملی زندگی کو اسلام کی صداقت کا عملی نمونہ بنا کر پیش کریں اور ہماری عملی زندگی میں لوگ اسلام کی برکتیں اور رحمتیں دیکھ کر اسلام کو نجات و ہدایت کا راستہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ رحمت عالم ﷺ کے اخلاقی کمالات اور آپ ﷺ کا معجزانہ کردار لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اور ہر طبقہ کو اس کی زبان، اس کی سمجھ اور اس کی استعداد کے مطابق سمجھانے کی کوشش کی جائے، تاکہ رحمۃ للعالمین اور صاحب خلق عظیم رسول ﷺ کی محبت لوگوں کے دلوں میں اتر جائے، اور محسنِ انسانیت ﷺ کی زبان سے نکلی ہوئی ہر بات کو لوگ سچا ماننے پر اپنے آپ کو مجبور پانے لگیں۔

پاٹلی پتر کا راجہ اشوکا کے احکام پتھر کی لاٹوں پر کندہ ہیں مگر بدھ کا حکم دلوں کی تختیوں پر منقوش ہے، اجین ہستنا پور دہلی، اور قنوج کے راجاؤں کے احکامات مٹ چکے ہیں لیکن منو جی کا دھرم شاستر ابھی تک نافذ اور جاری ہے، بابل کے سب سے پہلے قانون ساز حمو رابی کے قانون دفعات مدت ہوئی کہ مٹی کے ڈھیر میں دفن ہو گئے مگر ابرہیم کی تعلیم آج بھی موجود ہے، فرعون کی ندائے انا ربکم الاعلیٰ کتنے دن چلی مگر موسیٰ کے اعجاز کا آج بھی زمانہ معترف ہے، مولن کے بنائے ہوئے قانون کتنے دن چلے، مگر تورات کا آسمانی قانون آج بھی انسانوں میں عدل کی ترازو ہے، اسی طرح رومن قانون جس نے حضرت عیسیٰ کو عدالت میں گناہ گار ٹھہرایا تھا، صدیاں گزریں کہ معدوم ہو چکا، مگر حضرت عیسیٰ کی تعلیم آج بھی گناہ گاروں کو نیک اور مجرموں کو پاک بنانے میں اسی طرح مصروف ہے، مکہ کے ابوجہل، ایران کے کسریٰ اور روم کے قیصر کی حکومتیں مٹ گئیں مگر شہنشاہ مدینہ کی فرمانبرداری بدستور قائم اور مسلم ہے۔

نبوت محمدی ﷺ کا چراغ اپنی تمام تر روشنیوں کے ساتھ حیات انسانی کے تمام شعبوں میں اور ہر شعبے کی ہر جہت اور ہر ہر پہلو میں مینارہ نور بن کر اسوہ رسول ﷺ کی شکل وصورت میں انسانوں کی صحیح رہنمائی کے لئے اپنے تمام تر برکات کے ساتھ موجود ہے' جو چاہے اور جب چاہے اس سے اپنی ہدایت ورہنمائی کا سامان فراہم کرسکتا ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

کہہ کر اللہ رب العزت نے کامیابی وکامرانی کے متلاشی ساری دنیا کے انسانوں کو خبر دے دی کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی منبع البرکات ذات بہترین نمونہ ہے اس لئے ہدایت کے خواستگار کو چاہیے کہ ہر معاملہ' ہر ایک حرکت وسکون' نشست و برخاست، سیادت وقیادت، امارت وحکومت اخلاق و کردار، معاشرت، معیشت وتجارت، صبر وقناعت، زہد وعبادت، مروت وشجاعت، بلکہ ہر عمل کے اندر کامیابی وکامرانی کے لئے نبی اکرم ﷺ کے طور طریق کو بطور نمونہ اپنے پیش نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

الاسلام ڈائری 2017ء

- جماعتی جذبوں کی آئینہ دار
- ایک دعوت' ایک پیغام
- ہر پڑھے لکھے فرد کی ضرورت

عام قیمت: -/400 روپے

''اہل حدیث'' کے معاونین سے: -/350 روپے۔

شناختی کارڈ 34101-3207371-5

رابطہ: اہل حدیث پبلی کیشنز ۱۰۶ اراوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 042-37720257

055-4443265

درس قرآن

15 نومبر بعد نماز فجر حافظ محمد زکریا عاصم نے جامع مسجد فاروق اعظم نزد ریلوے اسٹیشن کوٹ رادھا کشن میں درس قرآن دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

چوہدری محمد ایوب کمبوہ ناظم مالیات سٹی کوٹ رادھا کشن

چوہدری عبداللطیف رحمہ اللہ (آٹوز والے)

تحریر: ڈاکٹر پروفیسر سعید احمد چنیوٹی (فیصل آباد)

فیصل آباد کی سماجی اور دینی شخصیت چوہدری عبداللطیف اچانک ۲۵ اکتوبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

ان کی وفات کا صدمہ اولاد' اعزہ واقرباء کے لیے تو یقیناً غم والم اور دکھ درد کا باعث ہے مگر ان کے رفقاء' حلقہ احباب' جماعتی دوست ایک اچھے وفادار رفیق اور یاروں کے یار سے محروم ہو گئے ہیں۔ چوہدری صاحب ہمہ وقت دوستوں کی خدمت' دینی امور کی انجام دہی کے لیے پا بہ رکاب رہتے۔ وہ جماعتی اور مسلکی زندگی کے محور اور مقناطیسی شخصیت کے مالک تھے۔ تعلقات بنانا پھر اسے نبھانا' احسان مندی کے جذبات کو پروان چڑھانا' دیرینہ تعلقات پر پہرہ دینا' حلقہ احباب قائم کرنا' پھر اسے نبھانے کے لیے مالی اور وقتی قربانی دینا ان کے امتیازات تھے۔

چوہدری صاحب فیصل آباد میں مختلف حوالوں سے معروف تھے' کاروبار اور تجارت کی مناسبت سے شہر کے وسط ریل بازار گمٹی کے سامنے ان کی سپیئر پارٹس کی دوکان تھی۔ وہ عرصہ دراز سے یہاں کاروبار کر رہے تھے۔ اس لیے تجارتی حلقہ میں ان کے تعلقات تھے' وہ اپنی مارکیٹ کے صدر بھی رہے۔ سیاسی طور پر سید طاہر احمد شاہ سابق ایم پی اے سے رفاقت اور کاروباری شراکت تھی' اس بنا پر شہری انتظامیہ اور سیاسی لیڈروں سے میل جول تھا۔ دینی اور تبلیغی امور کی انجام دہی میں سیاسی روابط کو استعمال کرتے۔ کانفرنس کی منظوری' سکیورٹی امور میں ماہر تجربہ کار تھے۔ بڑی جرأت اور بہادری سے ڈیلنگ کرتے۔ اپنا حق لینے میں شجاعت کا مظاہرہ کرتے۔ سالانہ خلافت راشدہ کانفرنس کی اجازت کے لیے کچہریوں کے چکر لگانا پڑے تو چوہدری صاحب نے محنت کر کے کانفرنس کا پرمٹ منظور کروایا کہ یہ روایتی کانفرنس ہے اس کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں۔

مذہبی حوالہ سے شہر' بیرون شہر علماء سے خصوصی رابطہ' محبت وتعلقات کی استواری' ان کی خدمت وتواضع چوہدری صاحب کا محبوب مشغلہ تھا۔ ضلع وشہر میں کانفرنس یا جلسہ کے سلسلے میں علماء کی فیصل آباد آمد ہوتی تو سب سے پہلے مولانا عبداللطیف کی دکان پر تشریف لاتے۔ بقول مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ میرے والد گرامی کی دکان کے بعد مولانا عبداللطیف کی دکان علماء کی آمد ورفت کا مرکز رہا۔

۱۹۸۷ء میں وہ جمعیت کی عملی سیاست میں وارد ہوئے' اس سے قبل ایک خطیب کی حیثیت سے جامع مسجد اہل حدیث اسلام نگر میں خدمات سرانجام دیتے رہے اور گاہے بگاہے' مسجد رحمانیہ اہل حدیث مندر گلی اور مسجد اہل حدیث امین پور بازار میں بھی خطبہ دیتے۔ خطیب ملت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی تحریک نشأۃ ثانیہ نے ان میں جماعتی ولولہ پیدا کیا تو تنظیمی اور جماعتی طور پر سرگرم ہو گئے۔ جمعیت اہل حدیث فیصل آباد سٹی کے ناظم بھی رہے۔ علامہ صاحب کی شہادت کے بعد پنجاب بھر میں جہاں کہیں کوئی احتجاجی جلسہ یا پروگرام ہوتا تو اپنی ذاتی گاڑی پر خود ڈرائیونگ کر کے شریک ہوتے۔ اس دور میں ذاتی کار کی سہولت چند گنے چنے افراد کو میسر تھی۔

> **ان کی وفات کا صدمہ اولاد' اعزہ واقرباء کے لیے تو یقیناً غم والم اور دکھ درد کا باعث ہے مگر ان کے رفقاء' حلقہ احباب' جماعتی دوست ایک اچھے وفادار رفیق اور یاروں کے یار سے محروم ہو گئے ہیں۔**

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے واقعہ سنایا کہ مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ کے جنازہ میں شرکت کے لیے چوہدری صاحب کے ساتھ دیپالپور جانا تھا' نماز ظہر کے بعد جنازہ تھا۔ چوہدری صاحب کی دکان پر ۱۲ بجے گئے۔ میں نے تاخیر کی بنا پر پروگرام ملتوی کرنا چاہا مگر چوہدری صاحب نے جوش میں آ کر مجھے زبردستی گاڑی میں بٹھایا اور تیز ڈرائیونگ کرتے ہوئے ڈیڑھ گھنٹہ میں دیپالپور پہنچ گئے۔

سالانہ خلافت راشدہ کانفرنس کے بانیان میں سے تھے' کانفرنس کی تیاری کے لیے دو ماہ قبل سرگرم ہو جاتے' علماء سے وقت کے تعین اور انتخاب موضوع کے لیے رابطہ کرتے' ضلع کے دیہاتوں میں احباب کے ہمراہ دورہ کر کے مقامی جمعیتوں کو کانفرنس میں شرکت کے لیے آمادہ کرتے' کانفرنس شروع ہوتی تو انتظامیہ' استقبالیہ اور طعام کے امور کی نگرانی کرتے۔

حالیہ کانفرنس کے انعقاد پر ایک ماہ بھی نہیں گذرا تھا کہ شرکاء کانفرنس اور علماء ان کی وفات کی خبر سن کر ششدر رہ گئے۔ ہشاش بشاش کانفرنس میں موجود رہے' بظاہر صحت مند اور خوش وخرم نظر آئے۔ ۲۳ ستمبر کو اچانک بیمار ہوئے' ایک دو روز بیمار رہے اور ۲۵ ستمبر کو وفات پا گئے۔ ۲۶ ستمبر ۱۰ بجے مدینہ ٹاؤن کے قبرستان میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ امیر شہر مولانا عبدالرحمٰن آزاد نے پڑھائی۔ شہر کی علمی' کاروباری اور سماجی شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور ان کی خدمات جلیلہ کو سراہا گیا۔ دعا سے فارغ ہو کر علماء واحباب ادارہ علوم اثریہ میں پہنچے' محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی زیر صدارت تعزیتی اجلاس ہوا جس میں چوہدری عبداللطیف صاحب کی خدمات جلیلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے مذکورہ خیالات کا اظہار ہوا۔

اسی طرح ملک کی نامور علمی شخصیت مولانا محمد بشیر سیالکوٹی آف اسلام آباد کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا گیا کہ ان کی وفات سے علمی حلقوں میں ایک مخصوص فکر کا فقدان ہو گیا۔ ترویج لغت عربیہ کے لیے ہمہ دم زبان وقلم کے ذریعے جس تحریک کے وہ روح رواں تھے اس نہج کو نقصان پہنچا جس کی تلافی جلد ممکن نہیں۔ ان کی وفات سے ملک فاضل ترین با صلاحیت انسان سے محروم ہو گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور اعزہ واقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

ان خیالات کا اظہار کرنے والوں میں مولانا عبدالغفور ناظم آبادی' مولانا عبدالرشید حجازی' صاحبزادہ برق توحیدی' مولانا عبدالرحمٰن آزاد' حکیم ثناء اللہ ثاقب' حافظ محمد سلیمان حسان اور رفقاء ادارہ مولانا عبدالحی انصاری' مولانا حبیب احمد اور مولانا محمد طارق شامل ہیں۔

طب وصحت

نیم عجیب وغریب کمالات

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

انسان ہمیشہ سے درخت دوست رہا ہے۔ جب انسان نے کرۂ ارضی پر اولین قدم رکھا تو اس کے استقبال کے لیے نباتات میں درخت بھی شامل تھے۔ یہی درخت اور ان کے پھل اس کی غذا بنے' ان درختوں کی چھال اور پتے جسم ڈھانپنے کا کام دیتے۔ بیماری کی صورت میں یہی درخت پھل اور پتے مداوا کا کام کرتے۔ ایسے ہی درختوں میں ایک نیم کا درخت ہے۔ شروع زمانے میں انسان جب سائنسی علوم سے نا آشنا تھا تب بھی درختوں سے استفادہ کرتا۔ نیم کی شفا بخشی کو ۳۲۰ء قبل مسیح میں تسلیم کیا گیا تھا۔ ابومنصور نے ۹۷۰ء میں نیم کا حوالہ دیا تھا۔ البیرونی نے ''کتاب الابدان'' میں مصنف یوحنا بن ماسویہ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ بعض درخت ایسے ہیں جن کے پھول زہریلے ہیں مگر ان کی شاخیں تریاق کا کام دیتی ہیں۔ نیم بھی ایسے درختوں میں سے ایک ہے جس کے پھول کڑوے مگر شاخیں تریاقی حیثیت کی حامل ہیں۔

برصغیر پاک وہند کے لوگ ۲۰۰۰ سال سے بھی پہلے اس درخت کی مسواک استعمال کرتے چلے آرہے ہیں۔ نیم کو معجزاتی درخت بھی کہا جاتا ہے۔ نیم ہمارے ہاں ایک خوبصورت سدا بہار درخت ہے اور بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس کا وطن چین اور ہندوستان ہے لیکن اب پاکستان' ملائشیا' سری لنکا' برما' تھائی لینڈ' افریقہ' گھانا' تنزانیہ' نائیجیریا اور سعودی عرب میں بھی لگایا جاتا ہے۔ اس کے فوائد کے پیش نظر دنیا اس کو اہمیت دے رہی ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق بھارت میں نیم کے چودہ ملین درخت ہیں جبکہ پاکستان' بنگلہ دیش اور سری لنکا میں بھی اسی قدر ہیں۔ نیم کا درخت بکائن کی طرح گھنا اور کڑوا ہوتا ہے لیکن اس کا درخت اس سے بڑا ہوتا ہے۔ پتیاں لمبی' نصف انگلی سے کچھ زیادہ اور کنگرہ دار ہوتی ہیں۔ مارچ اپریل میں پتے شگوفے نکالتے ہیں اور ساتھ ہی لاتعداد چھوٹے چھوٹے سفید رنگ کے' اور پھر پھل آتا ہے۔ ماہ جون میں اس کا پھل نمولی پک جاتا ہے اور میٹھا ہوتا ہے۔ ان ایام میں اس کی مخصوص رنگ کی خوشبو سے گرد ونواح مہک جاتے ہیں۔ قدرت نے اس میں بہت سی خوبیاں رکھی ہیں' اس کا ہر جز پتے' چھال' لکڑی' پھول اور پھل سب کارآمد ہیں۔ اس کی گھنی اور وسیع چھاؤں میں گرمی سے نجات اور طبیعت کو سکون ملتا ہے اس لیے لوگ اسے صحنوں' حویلیوں اور باغات میں لگاتے ہیں۔

اطباء نیم کا استعمال خوب جانتے ہیں' قدیم اطباء اور جدید تحقیق نیم کے اجزاء کو یکساں طبی اہمیت دیتے ہیں۔ نامور طبی مصنف حکیم نجم الغنی نے ''خزائن الادویہ'' میں نیم کو مصفی خون قرار دے کر فسادخون اور خارش میں مفید قرار دیا ہے۔ حکیم کبیر الدین نے بھی مصفی خون قرار دیا ہے۔ حکیم محمد عبدالحکیم اور حکیم صفی الدین نے اپنی کتب ''بستان المفردات'' اور ''یونانی ادویہ مفردہ'' میں نیم کو خون صاف کرنے والا قرار دیا ہے۔ خرابی خون فسادخون کے عوارضات خارش' پھوڑے پھنسیوں میں اطباء اسے زمانہ قدیم سے ہی استعمال کر رہے ہیں۔ فسادخون اور سودائی امراض میں مفید وشافی ہونے کے باعث شرطان کا مقابلہ بھی ممکن ہوسکتا ہے۔ نیم دانتوں اور مسوڑھوں کا محافظ ہے' اس کے استعمال سے مسوڑھوں کا ورم نہیں ہوتا اور جرمن میں اس سے ٹوتھ پیسٹ تیار ہو رہا ہے جو بہت کامیاب ہے۔

نیم کے پتے کپڑوں' بستروں' صندوقوں اور کتابوں کو محفوظ رکھنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اگر ان کو ابال کر بھپارہ دیا جائے تو درد کان جاتا رہتا ہے۔ اس کے پتوں کو جوش دے کر اس کے پانی سے زخموں کو دھویا جائے تو ہر قسم کے تعفن سے محفوظ رکھتا ہے۔ نیم کے پتوں کی پلٹس بنا کر زخموں پر باندھنا اس میں موجود مواد کو زائل کر کے زخم جلد بھر لاتا ہے۔ اگر نیم کے پتوں کو جوش دے کر اس پانی سے آنکھوں کو دھویا جائے تو آنکھ کئی ایک امراض سے محفوظ رہتی ہے اور خاص کر آشوب چشم کی تکلیف جاتی رہتی ہے۔ نیم کی ٹہنیاں بطور مسواک استعمال ہوتی ہیں جن سے دانتوں کا ورم جاتا رہتا ہے۔ تیز وافر بلغم نکل کر سینہ صاف ہو جاتا ہے اور آواز صاف ہو جاتی ہے۔ اس کی لکڑی اور چھال کو جلا کر راکھ بنا لینے سے دانتوں اور مسوڑھوں کے لیے مفید ہے۔ جرمنی میں تیار ہونے والے ٹوتھ پیسٹ کا بنیادی عنصر فلورائیڈ کی جگہ نیم کو دی جاتی ہے۔ الغرض نیم دافع وائرس' دافع عفونت اور جراثیم کش ہے۔ جدید تحقیقات نے بھی اس کی تصدیق کر دی ہے اور بتایا ہے کہ نیم کا تیل تولیدی جرثومے ہلاک کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے جس کی وجہ سے دیگر اجزاء شامل کر کے مانع حمل گولیاں بنائی جاتی ہیں۔

نیم کا بطور دوا استعمال اس وقت شروع ہو جاتا ہے جب کونپلیں پھوٹتی ہیں' پتے نکلتے ہیں' پکی پکی نمولیاں گرتی ہیں۔ نمولی کا مغز فلین (قبض کشا) قاتل کرم شکم اور بواسیر میں مفید ہے۔ سرکی جوؤں کو مارنے کے لیے پانی میں پیس کر سر میں لگاتے ہیں۔ نیم کے پتوں سے روغن/مرہم بنا کر جلدی امراض میں بیرونی طور پر استعمال کرایا جاتا ہے۔ پتوں کا جوشاندہ دافع عفونت (انٹی سپٹک) ہے۔ نیم کی چھال بخار کے لیے مفید ہے اور پیٹ کے کیڑے مارنے میں فائدہ ہوتا ہے۔

نیم کے قدیم درخت سے تنے میں سے ایک گاڑھا مادہ خارج ہوتا ہے جسے نیم کا سدہ کہتے ہیں۔ یہ کڑوا نہیں میٹھا ہوتا ہے۔ ٹھنڈے پانی میں حل ہو جاتا ہے' قدرے بدبودار مگر خون صاف کرتا ہے۔ نیم سے ایک ایسا جراثیم کش (انٹی بائیوٹک) مادہ دستیاب ہے جو فضا کو آلودہ بنائے بغیر دو سو سے زیادہ اقسام کے کیڑے ختم کرتا ہے۔ یوں یہ اہم درخت آلودگی کے خاتمے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اپنی خوبیوں کے باعث دنیا بھر میں موضوع تحقیق ہے۔ واشنگٹن کی بین الاقوامی اکیڈمی آف سائنس کے ڈائریکٹر نوٹل ڈی دیت مائر تسلیم کرتے ہیں کہ نیم اپنی خصوصیات کے باعث ایک ہوش ربا درخت بن گیا ہے۔ ان کے مطابق نیم میں جراثیم اور کیڑوں کی ہلاکت کی جو صلاحیت ہے وہ زمین کے لیے دیگر جراثیم کش دواؤں کی طرح مہلک ومضر نہیں۔ یہ درخت جہاں سرسبز شادابی میں اضافہ کرتا ہے وہاں فصلوں کا کیڑا ختم کرنے اور امراض میں مفید ہے۔ ویدک طریقہ علاج میں اس درخت کا سایہ بھی بیماری کو دور کرتا ہے بلکہ جہاں نیم ہو وہاں وبائی امراض کم ہوتے ہیں۔ طب یونانی میں نیم کے پتوں کے استعمال سے ذیابطیس میں کمی آجاتی ہے۔ طب یونانی کی متعدد ادویہ میں نیم کا استعمال ہوتا ہے۔

دوسرے ممالک کی طرح پاکستان میں بھی نیم پر کام ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی مرحوم نے نیم کے کیمیائی اجزاء پر عالمی معیار کا کام کیا تھا۔ ۶۵ سال تک تحقیقات کے بعد نیم میں ایک سو سے زیادہ کمپاؤنڈ نکالے تھے۔

نیم کے چند نسخے:

بالوں کو گھنا' سیاہ اور ملائم بنانے کے لیے:

نیم اور ناریل کا تیل ملا کر رکھ لیں اور روزانہ سر پر لگائیں۔ نیم کا تیل اس کے بیج کے مغز سے کولہو میں نکلوایا جا سکتا ہے۔ نیم کے مغز سے ۳۳ فی صد تک روغن برآمد ہوتا ہے۔

مفید سرمہ:

سرمہ کی ڈلی کو نیم کے درخت کے تنے میں سوراخ کر کے اوپر سے نیم کے برادے سے بند کر دیں۔ چھ ماہ تک اسی طرح رہنے دیں' بعد ازاں نکال کر لیموں کے پانی میں دو تین روز تک کھرل کریں' سرمہ تیار ہے۔

منجن:

نمولی یا نیم کی لکڑی کا کوئلہ' نمک سادہ' پھٹکڑی بریاں ہم وزن لے کر خوب پیس لیں۔ رات سونے سے قبل دانتوں کو صاف کریں' پھر یہ منجن استعمال کریں۔ دانتوں کی زردی' میل کچیل دور ہو کر صاف ہو جائیں گے۔

ناک کا بند رہنا:

اکثر لوگوں کی ناک بند ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے سانس منہ سے لینا پڑتا ہے اور مشکل ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ناک کی ہڈی کا بڑھ جانا اور ورم ہوتا ہے۔ جدید طب میں ناک کی ہڈی کے ورم میں سلائی مار کر ہلکا آپریشن کیا جاتا ہے

مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگوں نے تین تین بار یہ آپریشن کروایا مگر مطلوبہ مقاصد حاصل نہ ہو سکے۔ جبکہ مندرجہ ذیل تدبیر بڑی کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ یہ تدبیر شہید حکیم محمد سعید کا معمول مطب رہی ہے۔

نیم کے تازہ پتے دو تولے لے کر ایک کلو پانی میں جوش دے کر پھر چٹکی برابر نمک ملا کر اس نیم گرم پانی سے وضو کی طرح ناک میں تین چار بار ڈالیے دس پندرہ روز یہ عمل باقاعدگی سے سہ پہر یا رات کو کر لیا کریں ناک کھل جائے گی۔ ان شاء اللہ!

ایک اہم خوبی:

نیم کی ایک اور بڑی خصوصیت یہ ہے کہ رات کو تمام پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ چھوڑتے ہیں مگر نیم یہ گیس نہیں خارج کرتا۔ نیم کا درخت اب مشرق وسطیٰ اور افریقہ پہنچ چکا ہے۔ سعودی عرب میں منیٰ وعرفات کے مقام پر پچاس ہزار نیم کے درخت لگائے گئے ہیں۔ حال ہی میں نیم پر جو جدید تحقیقات کی گئی ہیں اس کے بارے میں ایک صحتی رسالے ہیرالڈ آف ہیلتھ نے فیچر شائع کیا ہے جس کے مندرجات ذیل ہیں:

طبی افادیت:

- برصغیر کے لوگ دیہی علاقوں میں موسم گرما کے آغاز پر اس کے پتے امراض سے تحفظ کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے تازہ پتوں کو چبانے سے ملیریا نہیں ہوتا۔
- نیم کا گوند یرقان اور ملیریا کے لیے مفید ہے۔
- نیم کے تیل کی مالش گٹھیا کے لیے مفید ہے۔

نیم اور زراعت:

- اناج کے ساتھ نیم کے پتے شامل کرنے سے کیڑے نہیں لگتے۔
- جس مٹی میں نیم کے پتے شامل رہتے ہیں اس میں پیٹ کے کیڑوں کے انڈے ختم ہو جاتے ہیں۔
- نیم میں دو قسم کے کیڑوں کو مارنے کی صلاحیت ہے۔ نیم سے کیچوؤں کے علاوہ دیمک، پھپھوندی اور بیکٹیریا ہلاک ہو جاتے ہیں۔
- نیم کیڑوں کو بانجھ کر دیتا ہے۔

تجارتی استعمال:

- اون کے کپڑے، کتابیں اور کاغذ نیم کے پتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔
- نیم کی لکڑی مضبوط پائیدار اور کیڑے سے محفوظ رہتی ہے۔
- اس سے زرعی آلات، گاڑیاں، فرنیچر اور کھلونے تیار ہوتے ہیں۔
- نیم کے پتے اونٹوں اور بکریوں کا اچھا چارہ ہیں۔

خط وکتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی، مطب ہمدرد
سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520

ہمارا عزم جواں ہے..... ہمارے ساتھ چلو

- 13 نومبر بروز اتوار صبح 10 بجے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی ذیلی تنظیم ASF پاکستان کے زیر اہتمام آل پاکستان تقریری مقابلہ بعنوان ''تحریک ختم نبوت میں علماء اہل حدیث کا کردار'' زیر صدارت قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی صدر ASF پاکستان منعقد ہوا جس میں بطور مہمان ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد ناظم ذیلی تنظیمات مرکزیہ رانا نصر اللہ خاں سابق امیر ضلع لاہور اور الشیخ ابورجال محمد تھے۔ تقریری مقابلہ میں 20 طلبہ نے حصہ لیا۔ حافظ محمد اسلم شاہد روی چیف جج، میاں محمد عتیق اور حافظ محمد عثمان معاونین جج تھے۔ تقاریر کے سلسلہ کے بعد ججز حضرات کے رزلٹ تیار کرنے تک محترم جناب سید عتیق الرحمٰن شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک ختم نبوت سے اگر علمائے اہل حدیث کو نکال دیا جائے تو تحریک کی اہمیت باقی نہیں رہتی۔ تحریک ختم نبوت کا اولین دستہ علمائے اہل حدیث ہیں، ہمیں اپنے علماء کی خدمات کو ہر لحہ یاد رکھنا چاہیے۔ الشیخ ابورجال محمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی نے ASF کے پلیٹ فارم سے دفاع ختم نبوت کے عنوان سے علمائے اہل حدیث کے کردار پر تقریری مقابلہ کروا کر طلبہ کو ایک اچھی بنیاد فراہم کی ہے۔ عبدالقدیر فاروقی صدر ASF پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت منکرین ختم نبوت کا گروہ ہے جو انگریز کی اسلام کے خلاف گہری سازش ہے۔ یہ لوگ پاکستان میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ دن رات امت مسلمہ اسلام اور وطن عزیز کے خلاف مذموم عزائم رکھتے ہیں۔ قائد طلبہ نے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں سے ہٹایا جائے اور پاکستان کے تعلیمی اداروں کے نصاب تعلیم میں ختم نبوت اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے متعلق مضامین نصاب میں شامل کر کے نئی نسل کو آگاہ کیا جائے۔ ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد ناظم ذیلی تنظیمات مرکزیہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ کو ابھی سے اپنی راہوں کا تعین کر لینا چاہیے اور دین اسلام کی سربلندی کے لیے کوششیں جاری وساری رکھنی چاہئیں۔ حافظ محمد اسلم شاہد روی چیف جج نے تقریری مقابلہ کے رزلٹ کا اعلان کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد اور قائد طلبہ عبدالقدیر فاروقی نے طلبہ میں انعامات تقسیم کیے۔ مقابلہ میں پہلی پوزیشن حافظ عمار عابد ضلع خوشاب، دوسری پوزیشن حافظ احسان الٰہی ضلع نارووال اور تیسری پوزیشن اویس الرحمٰن ماموں کانجن فیصل آباد نے حاصل کی۔ اس مقابلہ میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم الحروف نے انجام دیئے۔

منجانب: حافظ طلحہ احسان پریس سیکرٹری ASF پاکستان

مولانا محمد یوسف انور کیلئے دعائے صحت

- بزرگ عالم دین مولانا محمد یوسف انور (نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان) خطیب جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد بعارضہ مثانہ علیل ہو گئے ان کے مثانے کا کامیاب آپریشن ہوا اور اب وہ روبصحت ہیں اور خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرماتے ہیں، تاہم احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔ ادارہ اہل حدیث ان کی مکمل صحت یابی کے لیے دعا گو ہے۔ (ادارہ)

جلسہ تقسیم اسناد

- 31 اکتوبر بروز سوموار بعد نماز عشاء جامع مسجد بیت المکرم اہل حدیث عیدگاہ روڈ ظفروال میں 27 واں جلسہ تقسیم اسناد زیر سرپرستی حافظ عبدالغفار ریحان امیر تحصیل ظفروال منعقد ہوا جس میں مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری، مولانا حافظ محمد یوسف پسروری، صدر یوتھ فورس حافظ فیصل افضل شیخ، ڈاکٹر شفیق اختر، حاجی عبدالوحید بٹ نے شاندار خطابات فرمائے۔ قاری محمد الیاس نے نظموں کے ساتھ خوب گرمایا، صاحبزادہ قاری حسان نے تلاوت قرآن کی سعادت حاصل کی۔ جلسہ کی صدارت حافظ عبدالمجید بٹ امیر ضلع نارووال اور مولانا عبدالستار راشد مدیر جامعہ حرمین ناظم سٹیج تھے۔ حافظ منظور احمد، چوہدری شوکت، چوہدری نذیر احمد اسد، چوہدری منور کاہلوں، مولانا مختار احمد شاکر، ماسٹر محمد حنیف، مولانا عطاء الرحمٰن سیٹھی، مولانا اسداللہ گل، میاں شہزاد احمد اور مولانا مفتی کفایت اللہ ناظم ضلع سیالکوٹ وغیرہ سٹیج کی زینت بنے ہوئے تھے۔ خطابات اور حاضری کے اعتبار سے جلسہ بھرپور تھا۔

نوٹ: امسال 18 طلبہ نے حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔

منجانب: جامعہ حرمین ظفروال ضلع نارووال

تبلیغی پروگرام

- مرکزی جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث ستراہ پسرور روڈ بتاریخ مؤرخہ 9 دسمبر 2016ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء منعقد ہوگی۔ خصوصی خطاب مولانا محمد ناصر مدنی (لاہور) ارشاد فرمائیں گے۔

منجانب: (مولانا) محمد یونس مہتمم جامعہ 0306-6157484

شانِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنس

- 28 اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز عشاء بمقام سید پور روڈ اڈا رم تحصیل سیالکوٹ میں شان مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کا انعقاد زیر امارت ضلعی امیر جناب ملک محمد منیر اعوان کیا گیا۔ کانفرنس سے مولانا یوسف پسروری، مولانا اسماعیل بلوچ نے شان مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر پرتاثیر اور مدلل خطابات فرمائے۔ کانفرنس حاضری وخطابات کے اعتبار سے کامیاب رہی۔

منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع ناظم نشر واشاعت تحصیل سیالکوٹ

اخبار الجماعۃ

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا شاندار اعزاز

⊙ تمام احباب کو یہ جان کر دلی مسرت اور خوشی ہوگی کہ ارفورٹ یونیورسٹی جرمنی کے اشتراک سے پاکستان میں چار ورکشاپس منعقد ہوئی تھیں جن میں پہلی جامعہ خیر المدارس ملتان، دوسری جامعہ سلفیہ فیصل آباد، تیسری جامعہ نعیمیہ لاہور اور چوتھی ورکشاپ دارالعلوم منصورہ لاہور میں منعقد ہوئی۔ انتظام وانصرام، تربیتی لیکچرز اور طلبہ وطالبات کی شمولیت اور استفادے کے اعتبار سے اول پوزیشن جامعہ سلفیہ فیصل آباد کو ملی۔ ورکشاپ میں فعال کردار ادا کرنے پر ارسلان ظفر، ابو الحسن اور زبیر احمد کو بالترتیب نقد انعامات 166,66 فی کس اور تعریفی سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔ جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ اور اساتذہ نے اس موقعہ پر مبارک باد پیش کی۔ اعلی انتظام اور اہتمام کرنے پر پرنسپل جامعہ کا شکریہ ادا کیا۔

⊙ جامع مسجد اقصیٰ ساہیوال میں 16 نومبر 2016 کو مدارس اور جامعات کے طلبہ کے مابین مقابلہ حدر (تلاوت قرآن) ہوا۔ جس میں مختلف مدارس سے تقریباً ایک سو طالب علم شریک ہوئے۔ دو مرحلوں میں مقابلہ ہوا۔ پہلے مرحلے سے 16 طلبہ منتخب ہوئے۔ جبکہ دوسرے مرحلے کے ممتحن حضرات میں استاذ القراء قاری محمد ادریس عاصم، قاری عبدالباسط منشاوی، قاری ریاض احمد شامل تھے۔ سخت مقابلے کے بعد نتائج کا اعلان کیا گیا۔ جامعہ سلفیہ نے اپنا اعزاز برقرار رکھا اور اس میں پہلی کلاس کے طالب علم عبدالباسط نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اس موقعہ پر قاری محمد ادریس عاصم نے طلبہ جامعہ سلفیہ کی تحسین فرمائی اور حسن کارکردگی کو سراہا۔ انہوں نے کامیاب طلبہ کے والدین، اساتذہ اور ادارے کو دلی مبارک باد پیش کی اور نیک تمناؤں اور خواہشات کا اظہار فرمایا۔

شعبہ نشر واشاعت جامعہ سلفیہ فیصل آباد

جمعیۃ اساتذہ ضلع فیصل آباد کا نظم

⊙ جمعیۃ اساتذہ ڈویژن فیصل آباد کے جنرل سیکرٹری پروفیسر ڈاکٹر محمد عباس طور نے پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر صدر جمعیۃ اساتذہ پاکستان کی باہمی مشاورت سے جمعیت اساتذہ ضلع فیصل آباد کے لیے صدر حافظ محمد زکریا قصوری اور جنرل سیکرٹری محمد شعیب حامد کو نامزد کیا ہے۔

شعبہ نشر واشاعت جمعیت اساتذہ ضلع فیصل آباد

جامعہ اہل حدیث لاہور میں علماء کرام کو ظہرانہ

⊙ جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور میں 12 اکتوبر 2016ء کو پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی ناظم امتحانات وفاق المدارس سلفیہ پاکستان، ڈاکٹر پروفیسر مزمل احسن شیخ، شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی، میاں محمد جمیل، مفتی عبیداللہ عفیف، محمد سعید بھٹی، حافظ عبدالوہاب روپڑی، حافظ احمد شاکر، مولانا محمد سلیم چنیوٹی، مولانا ارشاد الرحمن، ڈاکٹر عبدالغفور راشد کے اعزاز میں معروف قلمکار حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی نے اپنے ہاں بیٹے کی خوشی میں علماء کرام کو ظہرانہ دیا۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محمد قاسم عزیز کو لمبی عمر اور قرآن وسنت کا باعمل عالم دین بنائے۔ آمین!

جمعیۃ اساتذہ

⊙ جمعیۃ اساتذہ پاکستان کی مرکزی کابینہ صوبائی ڈویژنل اور ضلعی صدور اور سیکرٹریز کی تقریب حلف برداری دسمبر 2016ء کو منعقد ہوگی۔ ایجنڈا اور تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر صدر، پروفیسر عطاء الرحمن ظہیر جنرل سیکرٹری جمعیۃ اساتذہ پاکستان۔

صوبہ خیبر پختونخواہ نامزدگی:

صدر: مولانا اورنگ زیب صاحب

ڈپٹی سیکرٹری: قاری عبدالحفیظ صاحب

صوبہ گلگت بلتستان:

چیف آرگنائزر: محمد عثمان بلغاری

آرگنائزر اول: حبیب اللہ بلتستانی

آرگنائزر دوم: حافظ محمد صلاح الدین

شانِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنس

⊙ 28 اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز عشاء بمقام سید پور روڈ اڈا رام تحصیل سیالکوٹ میں شان مصطفیٰ ﷺ کانفرنس کا انعقاد زیر امارت ضلعی امیر جناب ملک محمد منیر اعوان کیا گیا۔ کانفرنس سے مولانا یوسف پسروری، مولانا اسماعیل بلوچ نے شان مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر پرتاثیر اور مدلل خطابات فرمائے۔ کانفرنس حاضری وخطابات کے اعتبار سے کامیاب رہی۔

منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع ناظم نشر واشاعت تحصیل سیالکوٹ

بھارت کشمیریوں کو ان کا حق خود ارادیت دے

⊙ بھارت ہٹ دھرمی سے باز آجائے، کشمیریوں کو ان کا حق خود ارادیت دے، لائن آف کنٹرول پر ہر روز کی گولہ باری بھارت کے ظلم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ بھارت اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل کرے، کشمیری رہنماؤں پر سے پابندی اٹھائے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل ایبٹ آباد کے ناظم قاری عبدالحفیظ نے اپنے بیان میں کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت کا مکروہ چہرہ ساری دنیا دیکھ چکی ہے اور کس طرح بھارت جھوٹ پر جھوٹ بول کر دنیا کو گمراہ کر رہا ہے جبکہ پاکستان امن چاہتا ہے اس لیے ہر فورم پر کشمیریوں کی آزادی کے لیے آواز بلند کر رہا ہے۔ کشمیریوں کے لیے آواز بلند کرنا پاکستان کے ہر فرد کا حق ہے اور ہر فورم پر یہ آواز اٹھاتے رہیں گے۔ بھارت صرف ہٹ دھرمی پر آیا ہوا ہے، اپنے مکروہ عزائم سے باز رہے اور کشمیریوں کا حق ان کو دے۔ اقوام متحدہ نے جو قرار دادیں کشمیر کے حق میں پاس کر رکھی ہیں ان کے مطابق ان کو آزادی دے، ان پر ظلم بند کرے اور ہر روز معصوم جانوں سے کھیلنے سے بھی باز آئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم کشمیریوں کی اخلاقی حمایت جاری رکھیں گے۔

منجانب: انیس خلیل، ایبٹ آباد

مکہ مکرمہ پر میزائل حملہ کی مذمت

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے رہنماؤں ڈاکٹر محمد حسین، مولانا عبدالقادر عثمان، ملک محمد اسلم آزاد، حافظ محمد اسلم جٹ، میاں محمد افضل، مولانا محمد شریف گجر، محمد سرفراز حسن نے یمن کے حوثی باغیوں کی جانب سے مکہ مکرمہ پر میزائل حملہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے عالم اسلام پر حملہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا بچہ بچہ کٹ سکتا ہے مگر حرمین شریفین پر آنچ نہیں آنے دیں گے اور کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر واشاعت تحصیل گوجرہ

مرکزی ناظم تبلیغ کا دورہ کوٹ رادھا کشن

⊙ 29 اکتوبر کو مولانا عبدالباسط شیخوپوری ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کوٹ رادھا کشن سٹی امیر کی دعوت پر تشریف لائے جہاں انہوں نے جامع مسجد محمد اہل حدیث گندھیاں روڈ میں خطبہ جمعہ دیا۔ بعد ازاں انہوں نے مقامی تنظیمی عہدیداران سے ملاقات کی اور مقامی جماعت کی تنظیمی سرگرمیوں کو سراہا، ملاقات کرنے والوں میں میاں خالد سیف اللہ، چوہدری محمد ایوب کمبوہ، چوہدری عبداللطیف شامل تھے۔ اس کے بعد آپ شیخوپورہ روانہ ہوگئے۔

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

انا للہ وانا الیہ راجعون!

قاری نذیر احمد کو صدمہ!

⊙ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر ساہیوال قاری نذیر احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ گذشتہ دنوں ستیانہ ضلع فیصل آباد میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! وہاں ان کی نماز جنازہ مولانا عتیق اللہ سلفی نے پڑھائی۔ ان کی غائبانہ نماز جنازہ جامعہ عزیزیہ پل بازار میں ادا کی گئی۔ امامت کا فریضہ امیر ضلع مولانا محمد ظفر اللہ خاں نے انجام دیا۔ جس میں شہر بھر سے جماعتی احباب نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ کریم مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور سوگواران کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! رابطہ: 0300-7835579

شریک غم: رانا محمد فاروق ناظم نشر و اشاعت شہر ساہیوال

ماسٹر خلیل الرحمن لکھوی انتقال کر گئے!

⊙ خاندان لکھویہ کے بزرگ ریٹائرڈ استاد جناب ماسٹر خلیل الرحمن لکھوی ۸۷ سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! انہیں سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں ان کے آبائی قبرستان اللہ آباد قلعہ تارا سنگھ (دیپالپور) میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا عتیق الرحمن عزیز کو صدمہ!

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل چیچہ وطنی کے ناظم اور رحمٰن ایجوکیشن سسٹم کے چیئرمین مولانا عتیق الرحمن عزیز کی والدہ محترمہ 24 نومبر بروز جمعرات قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کی نماز جنازہ حافظ عبدالستار کی اقتداء میں بعد نماز عصر ٹنکی پلاٹ چیچہ وطنی میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں علمائے کرام و احباب جماعت کے علاوہ ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گذار اور شب زندہ دار اور خادمہ قرآن تھیں انہوں نے ساری عمر گاؤں میں بچیوں کو قرآن کریم کی تعلیم دی۔ نماز جنازہ کے بعد مرحومہ کی میت آبائی گاؤں 51/12-L میں لیجائی گئی اور مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

شریک غم: قاری محمد حسن سلفی AYF ضلع ساہیوال

اظہار تعزیت

⊙ محمد کاظم پاشا صدر اہل حدیث یوتھ فورس 49 ج ب باٹھاں فیصل آباد کے والد محترم ماسٹر ثناء اللہ صاحب 12 نومبر 2016ء کو نماز فجر کی تیاری میں مصروف تھے کہ اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ، نیک سیرت اور ملنسار انسان تھے۔ مرحوم نے ایک بیوہ، تین بچے اور دو بچیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ الحاج سید عبدالغنی شاہ ہاشمی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام احباب جماعت نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شریک غم: فاروق عاصم 49 ج ب باٹھ فیصل آباد

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث یوتھ فورس کوٹ رادھا کشن کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سابق ترجمان مولانا محمد امجد اجمل کی وفات پر گہرے حزن وملال کا اظہار کیا گیا اور ان کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم، ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

دعائے مغفرت / اظہار تعزیت

⊙ جماعت کے بزرگ رہنما حاجی معاذ احمد زرگر سابق نائب ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان۔ امیر تحصیل تاندلیانوالہ 26 نومبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم انتہائی نیک سیرت، متقی، دیانت دار اور معروف تاجر تھے۔ مساجد اور مدارس کے خصوصی معاون تھے۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ کی پہلی نماز جنازہ ہاکی سٹیڈیم تاندلیانوالہ میں مولانا عتیق اللہ سلفی، جبکہ دوسری نماز جنازہ چک نمبر ۴۲۲ گ ب میں مولانا صوفی عیش محمد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں جید علماء کرام اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شرکت کی۔ جھوک دادو میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: ابوالاحتشام حمزہ طور گوجرانوالہ

مولانا مرزا افتخار بیگ کو صدمہ

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خاں کے امیر مولانا مرزا افتخار بیگ کی ہمشیرہ محترمہ، مرزا رضوان کی والدہ محترمہ اور مرزا ارشاد کی اہلیہ 23 نومبر کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ صالحہ، شب بیدار اور نیک خاتون تھیں۔ ان کی نماز جنازہ شام 4 بجے مرکزی عیدگاہ میں ادا کی گئی۔ جنازہ میں احباب جماعت سمیت کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور انہیں مقامی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ دعا ہے کہ رب ذوالجلال ان کی خطائیں معاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری)

مولانا بارک اللہ کو صدمہ!

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل چونیاں قصور کے امیر مولانا بارک اللہ صمصام کے چچا جان بشیر احمد گذشتہ دنوں تقریباً 70 برس کی عمر میں وفات پا گئے، مرحوم نیک سیرت اور علمائے کرام کے قدردان تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ آمین!

شریک غم: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی، کوٹ رادھا کشن قصور

⊙ مولانا ابوحنظلہ عبدالغنی محمدی کے ماموں مولانا حافظ محمد یحییٰ حافظ آبادی کا بھانجا شیخ محمد یوسف گزشتہ دنوں انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں جماعتی احباب و دیگر مکتب فکر کے لوگوں نے شرکت کی۔ مرحوم نیک سیرت، ملنسار اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

منجانب: عطاء الرحمن حقانی، ناظم دفتر AYF پاکستان



اہل حدیث کانفرنس مراکیوال

⊙ 4 اور 5 نومبر بروز جمعہ و ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اہل حدیث مراکیوال گوندل روڈ سیالکوٹ میں 23 ویں سالانہ دو روزہ عظیم الشان اہل حدیث کانفرنس زیر صدارت ملک عبدالقدوس صاحب منعقد کی گئی۔ 4 نومبر کا خطبہ جمعۃ المبارک مولانا یوسف پسروری نے ارشاد فرمایا۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز بعد نماز عشاء ہوا۔ کانفرنس کے پہلے روز مولانا عبدالمنان راسخ، مولانا حنیف ربانی، مولانا ناصر مدنی، رانا خلیق خاں پسروری نے خطابات فرمائے۔ کانفرنس کے دوسرے روز مولانا محمد اکرم زاہد بھٹوی، غازی اسلام مولانا رانا محمد شفیق خاں پسروری، صاحبزادہ ابوبکر سلطان نے خطابات فرمائے۔ کانفرنس حاضری و خطابات کے اعتبار سے انتہائی کامیاب رہی۔

منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah

Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

ھوالشافی

گھٹنہ، پٹھوں، گردن، ریڑھ کی ہڈی کا درد اور کھچاؤ وغیرہ ہر قسم کی سوزش، موچ کا شرطیہ و آزمودہ اور مؤثر ترین مکمل علاج، مستحق اور مفلس مریضوں کو مفت دوا دی جائے گی۔ رابطہ کیلئے:

حاجی محمد اسلم 0321-4716326

آٹا چکی شریف کالونی (جھگیاں مشین والیاں) سرگودھا روڈ شیخوپورہ

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاءاللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

جامع مسجد سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا (زیر تعمیر)

مدّ و خلیل، نواب چوک، محلہ صدیق پورہ۔ ضلع گوجرانوالہ

احباب جماعت کے تعاون سے دس مرلے کا پلاٹ مسجد کے لیے ساڑھے آٹھ لاکھ روپے میں خرید لیا ہے۔ اس کی تعمیر پر 18 لاکھ روپے کا تخمینہ ہے۔ مخیر حضرات، اینٹ، بجری، ریت، سیمنٹ، مٹی اور لکڑی وغیرہ کے لیے تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

رابطہ: قاری محبوب الرحمٰن 0321-6422686 - 0305-6678472

آیئے اپنے لیے صدقہ جاریہ کا انتظام کریں

"اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔" (القرآن)

جامعہ اسلامیہ سلفیہ اڈاجہان خان ضلع بھکر کا معروف ادارہ ہے۔ جو کہ قرآن مجید کی معیاری تعلیم علاقہ بھر کے طلبہ کو فراہم کر رہا ہے۔ اب طلبہ کرام کو معیاری رہائش فراہم کرنے کے لیے 30X37 سکیئر فٹ کا ہال تعمیر کیا جارہا ہے جس میں ہر طالب علم کو علیحدہ چارپائی اور الماری مہیا کی جائے گی۔ ان شاء اللہ!

احباب جماعت میں سے صاحب ثروت حضرات اپنا دست تعاون بڑھائیں اور پسماندہ ترین علاقہ میں قرآن وسنت کے طلبہ کی تکریم کر کے اللہ رب العالمین سے جنتوں کی مہمان نوازی کا انتظام کروائیں۔

الداعی الی الخیر

حافظ محمد عرفان اسعد
پرنسپل جامعہ اسلامیہ سلفیہ اڈاجہان خان بھکر
0300-7272236 - 045-342136

جلیب الرحمٰن
جنرل سیکرٹری جامعہ ہٰذا
0333-8051618

اکاؤنٹ نمبر
جلیب بنک
اڈاجہان خان برانچ
17637100114503

عابد انور علی
گولڈ میڈلسٹ
ڈاکٹر حکیم

عابد انور ہومیو کلینک

بچوں اور بچیوں کے نشوونما کا ہومیو طریقہ علاج
قوت کار، نکاسی اور وزن بڑھنے کا بہترین علاج

گردوں کے مریضوں کے لیے امید کی کرن

جہاں گردوں کا فیل ہونا، بلڈ یوریا، کریٹینن کا بڑھنا، البیومن کا اخراج، بلڈ پریشر کا بڑھنا، گردہ مثانہ کی پتھری ان تمام امراض کے بغیر ڈائیلیسز بغیر آپریشن شوگر، بلڈ پریشر اور گردوں کی ایسی تمام بیماریاں جن کی وجہ سے گردے اپنا کام کرنا بند کر دیں۔ مفید اور موثر علاج۔

گرمی کے مہروں کے لیے ایک موثر علاج گاہ

مہروں کا قدرتی طریقہ علاج، مہروں میں خلاء ہونا، مہروں کا اپنی جگہ سے ہل جانا، مہروں میں سوزش، گردن کے مہروں کا بڑھنا (Spondylosis) مہروں کے درمیان گوشت آنا اور مہروں کے دیگر بیماریوں کا علاج۔

دماغی امراض اور نظر کا چشمہ اتارنے والوں کے لیے خوشخبری

دماغی کمزوری، نسیان، دور یا نزدیک کی نظر کا کمزور ہونا، سر درد، آنکھوں کے جملہ امراض کا بہترین علاج گاہ

پتہ
گلی نمبر 55، المدد پارک کالونی،
عقب عائشہ گرلز کالج، نمبر مارکیٹ، راوی روڈ لاہور

0321-4600785
0333-4292742

سیرت کانفرنس خانپور

25 مارچ جمعہ | 26 مارچ ہفتہ | 27 مارچ اتوار





علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ جامعہ محمدیہ اہل حدیث خانپور کے زیر اہتمام 40ویں سالانہ سہ روزہ عظیم الشان آل پاکستان اہل حدیث "**سیرت کانفرنس**" بتاریخ 27, 26, 25 مارچ 2017 بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ اتوار اعلیٰ روایات اور شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ۔ کانفرنس میں قائدین اہل حدیث کے علاوہ ملک بھر سے محدثین، مفکرین، مجاہدین، دانشور، علماء و خطباء قراء و شعراء اور زعمائے ملت کی تشریف آوری متوقع ہے۔ احباب و اخوان کے متعلقین، مخلصین اور فیض یافتگان بطور خاص تواریخ نوٹ فرمالیں اور کانفرنس کی شاندار کامیابی کیلئے ابھی سے سرگرم عمل ہو جائیں۔

منجانب شعبہ دعوت و تبلیغ جامعہ محمدیہ اہل حدیث خانپور ضلع رحیم یار خان **068-5571589**

عمرہ گروپ 19 دن

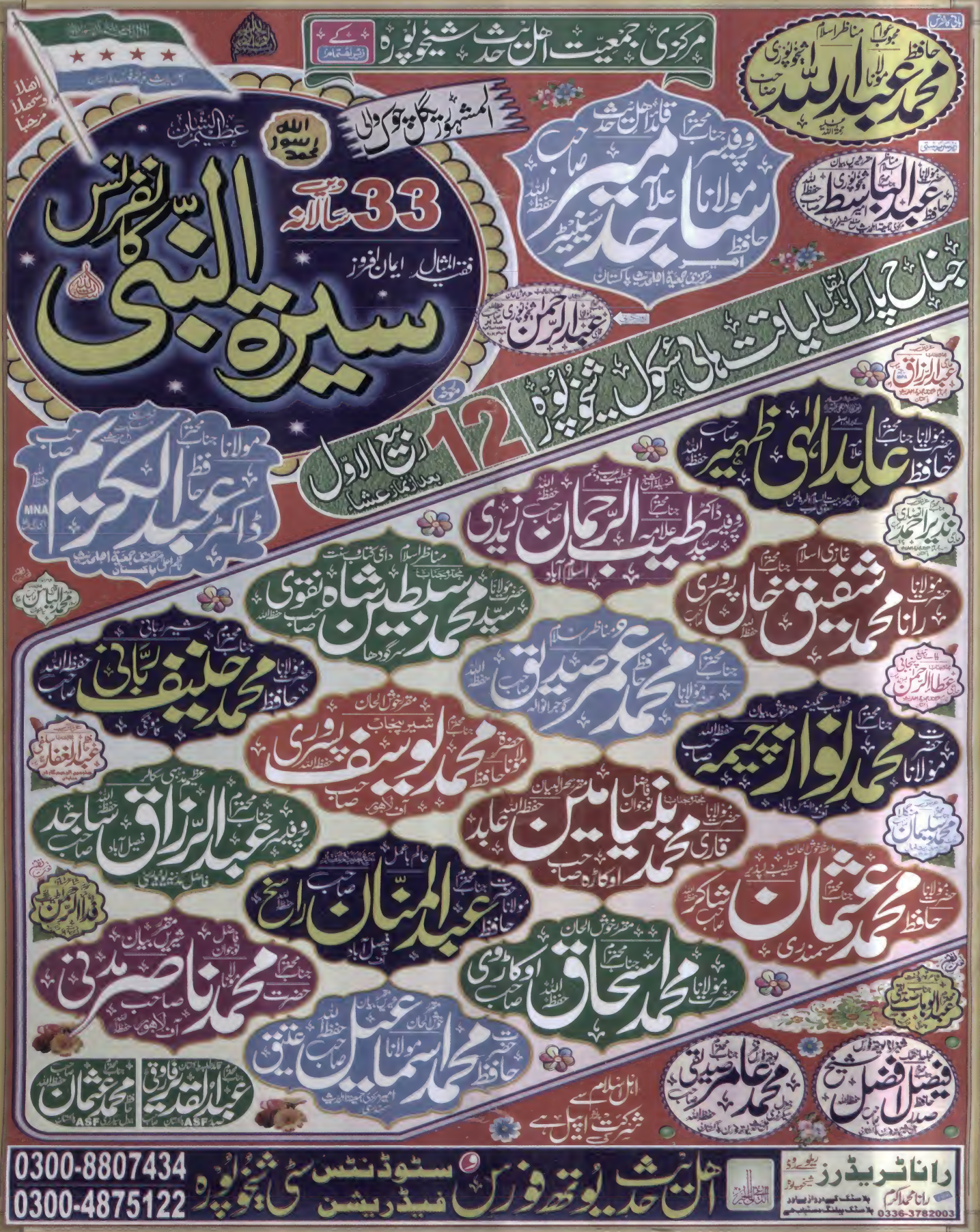
صرف 85000 روپے

صرف ایک لاکھ روپے میں

مکہ ہوٹل 1500 میٹر
مدینہ ہوٹل 900 میٹر

ٹکٹ اتحاد ائیر لائن	ویزہ	ٹرانسپورٹ	رہائش / ہوٹل
روانگی 26 دسمبر 2016ء	واپسی 13 جنوری 2017ء		رہائش مکہ 700-600 میٹر
براستہ ابوظہبی قیام تقریباً ڈھائی گھنٹے	براستہ ابوظہبی قیام تقریباً ساڑھے 4 گھنٹے		شارع الھجرہ کبری سے پہلے
			رہائش مدینہ
			200-150 میٹر مرکزیہ میں

بھائے واسطہ حافظ محمد اشرف قمر لاہور 0300-4101107 0321-4133099


مرکزی جمعیت اہل حدیث شیخوپورہ کے زیر اہتمام
المشہور گول چوک والی
اللہ اسوۂ محمد ﷺ
عظیم الشان
33 سالانہ
سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس
فقید المثال ایمان افروز
جنرل پارک بالمقابل لیاقت ہائی سکول شیخوپورہ
12 ربیع الاول
بعد از نماز عشاء
حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری صاحب
مولانا ساجد علاء میر صاحب
حافظ عبدالباسط صاحب
عبدالرحمن شیخوپوری
عبدالرزاق
حافظ عابد الٰہی ظہیر صاحب
پروفیسر ڈاکٹر سید طیب علامہ عبدالرحمان زیدی صاحب
نذیر احمد
مولانا حافظ عبدالکریم صاحب
MNA
مولانا محمد شفیق خان پوری صاحب
مولانا سید محمد سبطین شاہ نقوی صاحب
مولانا محمد حنیف ربانی صاحب
محمد عمر صدیق صاحب
عطاء الرحمن
مولانا محمد نواز چیمہ صاحب
محمد سلیمان
مولانا محمد یوسف پسروری صاحب
عبدالغفار
مولانا قاری محمد یامین صاحب عابد
پروفیسر عبدالرزاق ساجد صاحب
مولانا حافظ عبدالمنان راسخ صاحب
فدا الرحمن
مولانا محمد عثمان شاکر صاحب
عبدالوہاب
مولانا محمد اسحاق صاحب
مولانا محمد ناصر مدنی صاحب
مولانا حافظ محمد اسماعیل عتیق صاحب
فیصل افضل شیخ صاحب
مولانا محمد عامر صدیقی صاحب
عبدالقدیر فاروقی
محمد عثمان
اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے
اہلحدیث یوتھ فورس شیخوپورہ
ستوڈنٹس فیڈریشن
0300-8807434
0300-4875122
رانا ٹریڈرز
رانا محمد اکرم
0336-3782003

Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No 116

106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

زیر نظامت

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ

زیر امارت

پروفیسر علامہ ساجد میر صاحب حفظہ اللہ

ممبران ابوھریرہ ٹرسٹ بلال کالونی داروغہ والا لاھور

مرکز ابوھریرہ اھلحدیث بلال کالونی داروغہ والا لاھور

زیر صدارت

الحاج میاں محمد جمیل صاحب

21 ویں سالانہ

ختم نبوۃ کانفرنس

عظیم الشان

علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ

ان شاء اللہ

زیر قیادت

حافظ جناب فداء الرحمن طیب صاحب

مولانا محمد لوئیس آزاد صاحب

زیر سرپرستی

میاں محمد طیب الحاج صاحب

بوقت: نماز ظہر تا رات 9 بجے تک

12 ربیع الاول 2016

مقررین

مولانا حضرۃ حافظ عبدالعلیم یزدانی صاحب

حافظ جناب محمد حنیف بابی صاحب

محترم حضرۃ مولانا محمد نعیم صاحب

شیر پنجاب حضرۃ مولانا محمد یوسف پسروری صاحب

حضرۃ مولانا محمد عمر صدیق صاحب

قائد پنجاب حضرۃ مولانا میاں محمود عباس صاحب

مولانا حافظ محمد خالد مجاہد صاحب

خطاب نماز ظہر کے فوراً بعد

محمد اظہر ملک صاحب

محمد اسلم میاں صاحب

عبدالرزاق حاجی صاحب

سعید علیم شاہ سید صاحب

محمد الیاس صاحب

محمد اصغر میاں صاحب

عبدالقیوم حاجی صاحب

محمد نوید حاجی صاحب

بہادر علی بہادر صاحب

عبدالخالق حاجی صاحب

محمد افضال میاں صاحب

محمد حامد صاحب

عبدالغفار حاجی صاحب

محمد نواز صاحب

محمد عارف صاحب

محسن گھرکی الحاج میاں صاحب

محمد ارشد ملک صاحب

عبدالمتین صغر قاری صاحب

بابر فاروق حافظ صاحب

محمد ابراہیم صاحب

شفیق الرحمن مولانا صاحب

مشتاق احمد قاری صاحب

عبدالحی شیخ الحدیث حافظ محمد زکریا

عبدالرحمن زاہد مولانا صاحب

محمد اشرف حافظ صاحب

محمد مصطفیٰ حافظ صاحب

شہباز زن صاحب

محمد یسین طٰہٰ صاحب

محمد یحییٰ صاحب

خالد جاوید محمدی مولانا صاحب

وسیم حسین شاہ صاحب

فاروق اللہ حافظ صاحب

صلاح الدین غوری حافظ صاحب

محمد بلال حافظ صاحب

تنزیل الرحمن عثمانی حافظ صاحب

ابوسفیان محمدی حافظ صاحب

عمیر یوسف آزاد حافظ صاحب

عبدالرحمن عبدالرحمن صاحب

قاری سعید اللہ سعید صاحب

قاری القرآن

تلاوت

محمد منشا قادری صاحب

نقابت

پروفیسر ڈاکٹر رانا تنویر قاسم صاحب

محترم جناب

نظامت

مولانا محمد لوئیس آزاد صاحب

حافظ جناب

نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

فداء الرحمن طیب صاحب

نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

محمد حنیف بابی صاحب

حافظ جناب

نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

عبدالعلیم یزدانی صاحب

حافظ حضرۃ محترم

نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

محمد نعیم صاحب

محترم حضرۃ مولانا

نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

محمد یوسف پسروری صاحب

شیر پنجاب حضرۃ مولانا حافظ

نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

محمد عمر صدیق صاحب

حضرۃ مولانا

نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

محمود عباس صاحب

قائد پنجاب حضرۃ مولانا میاں

نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

محمد خالد مجاہد صاحب

مولانا حضرۃ قاری

نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

اھلحدیث یوتھ فورس اھلحدیث سٹوڈنٹس آرگنائزیشن مرکز ابوھریرہ داروغہ والا لاھور

0423-6851945
0300-4880673

0300-9354701 4110057